مولد الرسول

صلی اللہ علیہ و سلم

مؤلف

ابوالابدال محمد رضوان طاہر فریدی

دار الابدال

Scanned with CamScanner

مولد الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

مؤلف

ابوالابدال محمد رضوان طاہر فریدی

دارالابدال

اسلامی جمہوریہ پاکستان

(جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں)

نام کتاب : مولد الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

موضوع : سیرت و معجزات

مؤلف : ابوالابدال محمد رضوان طاہر فریدی

محرک : محمد سلمان ضیائی

ضخامت : 80 صفحات

اشاعت : فروری 2021ء / جمادی الثانی 1442ھ

پیشکش : دارالابدال، لاہور

اسلامی جمہوریہ پاکستان

رابطہ نمبر : 0306 4866974

rizwan.tahir1989@gmail.com

دارالابدال

اسلامی جمہوریہ پاکستان

Scanned with CamScanner

فہرست مندرجات

آغاز سخن	7
ولادت پر خوش ہونے اور خرچ کرنے کا انعام	9
میلاد کی خوشی میں جنت	9
جو ہم سے خوش ہو	10
لیلۃ القدر سے افضل رات	10
امام جلال الدین سیوطی کا موقف	12
محدث ابن جوزی کی شہادت	13
مروجہ محفل میلاد کی ابتداء	14
مصائب دور ہونے کا نسخہ	15
اہل علم کی میلاد پر تصانیف	16
حدیث نور	22
نور محمدی حضرت آدم علیہ السلام کی پیشانی میں	23
نور محمدی تمام انوار پر غالب	25
وہ امانت کیا تھی؟	26
حقیقت نور محمدی	27
نور الانوار اور ابو الاروح	27
نور محمدی سے اللہ تعالیٰ نے ساری کائنات کو وجود بخشا	29
دو نور	29
انوار محمدی کا غلبہ	30
نور محمدی کی تخلیق	30
حضرت آدم علیہ السلام کی کنیت	31
سبحان اللہ کہنے کی آواز	32
نور محمدی کا نسل در نسل منتقل ہونا	33
ملاء اعلیٰ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک	34
کتب سماویہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک	35
انبیاء کرام علیہم السلام کی بشارتیں	38
حضرت عبدالمطلب کے چہرے پر نور محمدی کی چمک	40
وسیلہ کی برکات	41

Scanned with CamScanner

بیئر زمزم کی دریافت اور کھدائی	42
حضرت عبداللہ کی قربانی	43
حضرت آمنہ کا حمل	44
امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت	47
شب ولادت رونما ہونے والے واقعات	52
شکم مادر سے دنیا میں تشریف لاتے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا عالم	52
حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب کی عصمت وعظمت	53
اسم محمد کی برکات	55
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اقدس کی خوشبو	58
وجہ تخلیق کائنات	61
حضرت حلیمہ سعدیہ کی سعادت	62
بیماروں کو شفا	64
چاند کو اشارے	65
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کا ایمان	65
حضرت عبدالمطلب کی مسند	67
حضور صلی اللہ علیہ وسلم ابی طالب کی کفالت میں	68
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سفر شام	70
سفر تجارت اور شادی مبارک	71
وحی کی ابتداء	73
آخری نبی	74
سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے	75
دعوت اسلام اور کفار کی ایذا رسانیاں	75
ہجرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم	76
ام معبد کی زبانی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف	78
مدینہ منورہ میں داخلہ	80

Scanned with CamScanner

آغاز سخن

مسلمان ہر سال ربیع الاول کے مہینہ میں نہایت ذوق وشوق سے میلا دالنبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل سجاتے اور ۱۲ ربیع الاول کو جلوس نکالتے ہیں، مسلمانوں کا یہ عمل نہایت حسن ہے ان محافل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص، کمالات و معجزات بالخصوص بوقت ولادت رونما ہونے والے واقعات سنائے جاتے ہیں انہیں سن کر مسلمانوں کے دلوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں اضافہ ہوتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق مضبوط ہوتا ہے نیز مسلمانوں کے بچوں کو معرفت رسول صلی اللہ علیہ وسلم حاصل ہوتی ہے۔

میلا دالنبی کے موقع پر مسلمانوں کا خوشی منانا، صدقات وخیرات کرنا، جلوس نکالنا، خوشی میں جھنڈے لہرانا، محافل کا انعقاد کرنا یقیناً باعث ثواب ہے اور اس عمل پر مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے اجر ملے گا۔

جب حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی اس دنیا میں جلوہ گری ہوئی تو ابولہب کی لونڈی

ثوبیہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خبر ابولہب کو دی، ابولہب نے اس خوشی میں دایاں ہاتھ بلند کرتے ہوئے ثوبیہ کو آزاد کر دیا۔

ابولہب کو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے خواب میں دیکھا اور اس سے حال پوچھا ؟ تو اس نے کہا دوزخ میں ہوں مگر دوشنبہ کی ہر رات کو میرے عذاب میں کمی کر دی جاتی ہے اور میں اپنی دو انگلیوں کے گڑھے کی مقدار سے پانی پیتا ہوں، ابولہب نے اپنی انگلی کے سرے سے اس گڑھے کی طرف اشارہ کر کے مقدار بتائی اور کہا اتنا پانی اس لیے پلایا جاتا ہے کہ ثوبیہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی مجھے بشارت دی تھی میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی میں ثوبیہ کو آزاد کر دیا تھا اسی وجہ سے مجھے اتنا پانی پلایا جاتا ہے۔

علماء کرام فرماتے ہیں کہ ابولہب وہ کافر تھا جس کی مذمت میں قرآن نازل ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی رات میں اسے فرحت حاصل ہوئی تھی جس پر اسے دوزخ میں اس فرحت کی جزا دی گئی ہے تو جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے ہے مسلمان ہے اور توحید پر قائم ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے وہ مسرور ہوتا ہے خوش ہوتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ جتنی وہ استطاعت رکھتا ہے آپ کی محبت میں وہ خرچ کرتا ہے اس کا کیا حال ہوگا، شیخ ابن جزری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں مجھے میری جان کی قسم اللہ کریم کی طرف سے کیا اس کی جزاء نہ ہوگی یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے فضل عمیم کے ساتھ اسے جنت نعیم میں داخل

Scanned with CamScanner

فرمائے گا۔

(المواهب الدنيه، الجز اول، صفحه ۱۰۲)

ولادت پر خوش ہونے اور خرچ کرنے کا انعام:

محدث ابن جوزی فرماتے ہیں ہر وہ شخص جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے باعث خوش ہوا، اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے آگ سے محفوظ رہنے کے لیے حجاب اور ڈھال بنائی ہے جس نے مولد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک درھم خرچ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے لیے شافع و مشفع ہوں گے اور اللہ تعالیٰ ہر درہم کے بدلے دس درہم معاوضہ دے گا۔ اے امت محمد یہ صلی اللہ علیہ وسلم تجھے بشارت کہ تو نے دنیا و آخرت میں خیر کثیر حاصل کر لیا۔

میلاد کی خوشی میں جنت:

جو احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے لیے کوئی (اچھا) عمل کرتا ہے تو وہ سعادت مند ہے اور خوشی اور عزت اور خیر وفخر کو پا لے گا جناب عدن میں موتی سے مرصع تاج اور سبز لباس کے ساتھ داخل ہوگا اس کو محل عطا کیے جائیں گے جو بیان کرنے والے کے لیے شمار نہیں کیے جائیں گے ہر محل میں کنواری حور ہے۔

(مولد العروس، صفحہ۳)

جو ہم سے خوش ہو:

تذکرۃ الوعظین میں ہے کہ ایک عالم صاحب کو حضو علیہ الصلوۃ والسلام کی زیارت ہوئی تو انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ کو مسلمانوں کا ہر سال آپ کی ولادت مبارک کی خوشیاں منانا پسند آتا ہے تو حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا جو ہم سے خوش ہوتا ہے ہم بھی اس سے خوش ہوتے ہیں۔

لیلۃ القدر سے افضل رات:

امام احمد بن محمد قسطلانی شافعی فرماتے ہیں جب یہ کہا جائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات میں پیدا ہوئے ہیں تو کون سی رات افضل ہے؟ لیلۃ القدر افضل ہے یا آپ کی ولادت کی رات؟

(تو ہم کہیں گے) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی رات لیلۃ القدر سے تین وجہوں سے افضل ہے۔

1۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی رات آپ کے ظہور کی رات ہے جبکہ لیلۃ القدر اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کی ہے۔

مشرف کی ذات کے سبب جس شے کو شرف حاصل ہو وہ شے اس شے سے اشرف ہو گی جو مشرف کی ذات کو عطا کی جائے یہ ایک اصولی بات ہے اس میں کوئی نزاع نہیں ہے اس اعتبار سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی رات لیلۃ القدر سے

Scanned with CamScanner

افضل ہے۔

2۔دوسری وجہ یہ ہے کہ لیلۃ القدر کو اس لیے شرف حاصل ہے کہ لیلۃ القدر میں فرشتے نازل ہوتے ہیں ولادت کی رات کو شرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کے باعث حاصل ہوا آپ اس میں پیدا ہوئے ہیں پس وہ ہستی جس کے سبب ولادت کی رات کو شرف حاصل ہوا ہے وہ ان لوگوں سے افضل ہے جس کے دم قدم سے لیلۃ القدر کو شرف حاصل ہوا ہے کہ وہ فرشتے ہیں ۔ یہ وجہ اصح اور پسندیدہ مذہب پر ہے۔

3۔تیسری وجہ یہ ہے کہ لیلۃ القدر میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر اللہ کریم کا فضل واقع ہوا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت شریف کی رات میں تمام موجودات پر فضل الٰہی واقع ہوا ہے اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کے بھیجا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے سبب اللہ تعالیٰ کی نعمت جمیع مخلوق پر عام ہوئی یعنی آپ کی رحمت سب کے لیے ہے اس میں کوئی تخصیص نہیں اس لیے آپ کی ولادت کی رات نفع میں اعم ہے اور لیلۃ القدر سے افضل ہے۔

(المواھب الدنیہ، الجز اول، صفحہ ۱۰۰)

یہی مؤقف شیخ عبدالحق محدث دہلوی اور دیگر علمائے اسلام کا ہے۔

امام جلاالدین سیوطی کا مؤقف:

امام جلاالدین سیوطی شافعی سے ماہ ربیع الاول میں محفل میلاد منانے کے بارے میں سوال ہوا تو آپ نے اس کا جواب ان الفاظ میں دیا۔

میرے نزدیک اس کا جواب یہ ہے کہ میلاد پاک دراصل ایک ایسی تقریب مسرت ہوتی ہے جس میں لوگ جمع ہو کر بقدر سہولت قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہیں اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کے سلسلہ میں جو خوشخبریاں احادیث وآثار میں آئی ہیں اور جو خوارق عادات اور نشانیاں ظاہر ہوئی ہیں انہیں بیان کرتے ہیں پھر شرکائے محفل کے آگے دستر خوان بچھایا جاتا ہے وہ حسب ضرورت اور بقدر کفایت ماحضر تناول کرتے ہیں اور دعائے خیر کر کے اپنے اپنے گھروں کو واپس جاتے ہیں میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ میں منعقد کی جانے والی یہ تقریب سعید بدعت حسنہ ہے جس کا اہتمام کرنے والے کو ثواب ملے گا اس لیے کہ اس میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم شان اور آپ کی ولادت باسعادت پر فرحت وانبساط کا اظہار پایا جاتا ہے۔

(حسن المقصد، صفحہ ٦)

میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ میں محافل کا انعقاد اب سے نہیں بلکہ مسلمانوں میں یہ عمل صدیوں سے چلا آرہا ہے۔

Scanned with CamScanner

محدث ابن جوزی کی شہادت:

مشہور محدث صاحب تصانیف کثیرہ ابن جوزی المیلادالنبوی میں فرماتے ہیں۔

اہل مکہ و مدینہ، اہل مصر، یمن، شام اور شرق تا غرب عالم اسلام ہمیشہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے موقع پر محافل میلاد کا انعقاد کرتے اور ماہ ربیع الاول کے ظہور کے ساتھ ہی خوشیاں مناتے چلے آرہے ہیں، لوگ غسل کرتے، عمدہ عمدہ لباس پہنتے، زیب وزینت اور آراستگی اختیار کرتے ہیں، عطر وگلاب چھڑکتے اور سرمہ لگاتے ہیں اوران دنوں خوب خوشی ومسرت کا اظہار کرتے ہیں اور جو کچھ میسر ہوتا ہے نقد وجنس وغیرہ میں سے خوب دل کھول کر لوگوں پر خرچ کرتے ہیں اور میلاد مبارک کے سننے و پڑھنے پر بہت زیادہ اہتمام کرتے ہیں اوراس اظہار خوشی ومسرت کے سبب بہت زیادہ اجر وثواب اور خیر وبرکت حاصل کرتے ہیں۔

(المیلاد النبوی، صفحہ ۱۷)

جیسا کہ ابھی محدث ابن جوزی کی شہادت گزری کی اہل اسلام ہمیشہ سے یعنی دور صحابہ سے ہی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے موقع پر خوشیاں مناتے چلے آرہے ہیں۔

محفل میلاد کا انعقاد اگرچہ شروع سے ہی ہے مگر زمانے کے لحاظ سے کچھ تبدیلی

کے ساتھ تھا۔

مروجہ محفل میلاد کی ابتداء:

میلاد پاک کو مروجہ اہتمام کے ساتھ منعقد کرنے کی ابتداء اربل کے حکمران سلطان مظفر نے کی تھی۔ چنانچہ ابن کثیر اس بارے میں لکھتے ہیں۔

سلطان مظفر ربیع الاول کے مہینے میں میلاد شریف کا نہایت شان وشوکت اور تزک واحتشام سے اہتمام کرتا تھا اوراس سلسلہ میں ایک عظیم الشان جشن منعقد کرتا، وہ ایک ذکی القلب، دلیر، زیرک عالم اور عادل حکمران تھا اللہ اس پر رحمت کرے اور معزز مقام ومرتبہ سے نوازے۔ شیخ ابوخطاب بن دحیہ نے اس کے لیے میلاد شریف کے موضوع پر ایک کتاب بھی لکھی جس کا نام انہوں نے " **التنویر فی المولد البشیر النذیر** " رکھا جس پر سلطان نے انہیں ایک ہزار دینار انعام دیا وہ تادم مرگ حکمران رہا اس کی وفات ۶۳۰ ہجری میں شہر عکا میں ہوئی اس وقت اس نے فرنگیوں کا محاصرہ کر رکھا تھا مختصر یہ کہ انتہائی نیک سیرت اور پاک طینت شخص تھا۔

سبط ابن جوزی نے مراۃ الزمان میں لکھا ہے سلطان مظفر کے ہاں میلاد پاک میں شریک ہونے والے ایک شخص نے بیان کیا اس نے خود شمار کیا کہ شاہی دستر خوان میں پانچ سو بکریاں، دس ہزار مرغیاں ایک لاکھ آبخورے اور تیس ہزار

Scanned with CamScanner

ٹوکرے شیریں پھلوں سے لدے ہوئے پڑے تھے۔

مزید لکھتے ہیں میلاد پاک کی تقریب پر سلطان کے ہاں بڑے بڑے جید علمائے کرام اور جلیل القدر صوفیہ آتے، جنہیں وہ خلعت واکرام شاہی سے نوازتا تھا صوفیہ کے لیے ظہر سے لے کر فجر تک محفل سماع ہوتی جس میں وہ بنفس نفیس شریک ہوتا اور صوفیہ کے ساتھ مل کر وجد کرتا اور ہر سال میلاد پاک پر تین لاکھ دینار خرچ کرتا تھا۔

(احسن المقصد، صفحہ ۷)

مصائب دور ہونے کا نسخہ:

امام قسطلانی فرماتے ہیں اہل محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے مہینہ میں ہمیشہ محفلیں کرتے اور اہتمام کرتے ہیں کھانے کھلاتے ہیں ولادت کی راتوں میں صدقہ کرتے ہیں خوشی کا اظہار کرتے ہیں مبرات میں کثرت کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے حالات وواقعات پڑھنے، سننے میں ذوق وشوق کا اظہار کرتے ہیں ان مسلمانوں پر آپ کے میلاد شریف کی برکات سے ایک فضل عمیم ظاہر ہوتا ہے آپ کے میلاد شریف کے خواص سے جو چیزیں آزمائی گئی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ جس سال میلاد شریف پڑھا جاتا ہے تو وہ میلاد مسلمانوں کے لیے بلاؤں اور مصیبتوں سے امان کا باعث ہوتا ہے اور وہ میلاد شریف دلی مرادیں بر لانے میں بہت جلد

بشارت کا سبب ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ اس شخص پر اپنا خاص فضل وکرم فرمائے جس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے مبارک مہنیہ کی راتوں کو عید کی حثیت میں اختیار کیا ہے اس عید کو اختیار کرنے سے جن لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے اصل میں ان کے دل محبوب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت وچاہت سے خالی ہیں پھر کس منہ سے مسلمانی کا دعوی کرتے ہیں کیا نبی کا کلمہ صرف حلق سے اوپر پڑھتے ہیں؟

(المواھب الدنیہ، الجز اول، صفحہ ۱۰۲)

بعض (علماء) اپنا واقعہ خود بیان کرتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ بہت بڑے خطرہ میں گھر گیا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے اس سے صرف اس بات پر نجات عطا فرمادی کہ میرے دل میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی میلاد کے انعقاد کا خیال گزرا تھا۔

(نثر الدرر، صفحہ ۱۶)

اہل علم کی میلاد پر تصانیف:

اہل علم کی میلاد شریف پر بہت سی کتب ہیں جن میں بعض ضخیم ہیں بعض متوسط اور بعض مختصر ہیں اگر ان سب کا ذکر کیا جائے تو ایک علیحدہ کتاب مرتب ہوسکتی ہے مگر یہاں تمام کتب کا ذکر مقصود نہیں بلکہ مشہور علماء کرام کی چند مستند کتب کا ذکر کیا جائے گا اور ان میں سے جن کے تراجم ہوچکے ہیں ان کے ساتھ (مترجم) لکھ دیا جائے گا۔

Scanned with CamScanner

1۔ حجۃ الاسلام محمد بن غزالی

کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں آپ نے کثیر کتب تصنیف فرمائی جن میں صرف تفسیر قرآن پر " **الیاقوت التاویل** " چالیس جلدوں میں ہے آپ کی میلاد کے موضوع پر " **میلاد خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم** " (مترجم) ہے۔

2۔ حضرت علامہ محدث عبدالرحمٰن ابن جوزی

دنیا اسلام کے مشہور عالم دین، عراق کے واعظ اور صاحب تصانیف کثیرہ ہیں ان کی کتب کی تعداد ۳۴۰ سے زائد ہے جن میں بعض کئی کئی جلدوں پر مشتمل ہیں آپ نے میلاد کے موضوع پر تین کتب تصنیف کی ہیں

۱۔ مولد العروس (مترجم)

۲۔ المیلاد النبوی (مترجم)

۳۔ مولدالنبی

3۔ شیخ ابوخطاب بن دحیہ

آپ اکابرین علماء اور مشاہیر فضلاء میں سے تھے

آپ نے اربل کے بادشاہ سلطان مظفر کے لیے ایک کتاب لکھی جس پر سلطان نے انہیں ایک ہزار دینار بطور انعام دیا، کتاب کا نام " **التنویر فی مولد**

البشیر " ہے۔

4۔ شیخ عماد الدین ابن کثیر

شیخ عماد الدین بھی محتاج تعارف نہیں ان کی مشہور تصانیف میں " **تفسیر ابن کثیر، البدایہ و النہایہ اور جامع المسانید العشرہ فی الحدیث** " ہیں انہوں نے بھی میلاد کے موضوع پر ایک کتاب تصنیف فرمائی جس کا نام " **مولد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم** " ہے۔

5۔ حافظ محمد بن ابی بکر معروف بہ حافظ ابن ناصر الدین دمشقی شافعی

انہوں نے میلاد شریف کے موضوع پر متعدد کتب لکھی ہیں جیسے

۱۔ جامع الاثار فی مولد النبی المختار ۳ مجلدات

۲. اللفظ الرائق فی مولود خیرالخلائق، یہ مختصر ہے

۳.المورد الصادی فی مولد الهادی

6۔ حافظ عبدالرحیم بن حسین معروف بہ حافظ عراقی

انہوں نے بھی میلاد شریف پر ایک کتاب تصنیف کی جس کا نام " **المورد الهنی فی المولدالسنی** " ہے۔

7۔ امام احمد بن حجر مکی شافعی

آپ مشہور علمائے اسلام میں سے ایک اور بہترین

Scanned with CamScanner

کتب کے مصنف ہیں میلاد کے موضوع پر آپ کی دو تصانیف ہیں

ا . المولدالنبوی

۲ . اتمام النعمة الكبرى على العالم بمولد سيد ولد آدم (مترجم)

میلاد پر یہ بڑی زبردست کتاب ہے جس کی متعدد شروحات لکھی گئی ہیں۔

8۔حافظ محمد بن عبدالرحمٰن بن محمد قاہری معروف بہ حافظ سخاوی

حافظ سخاوی نے بھی میلاد شریف پر کتاب تحریر فرمائی ہے جس کا نام " **الفخر العلو فی المولد النبوی** " ہے۔

9۔حضرت علامہ امام جلال الدین سیوطی شافعی

امام جلال الدین سیوطی کی شخصیت بھی کسی تعارف کی محتاج نہیں آپ بڑے عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے ۷۰ دفعہ حالت بیداری میں زیارت سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے نوازے گے آپ کی کتب کی تعداد ۵۶۰ سے زائد ہے میلاد شریف پر آپ کی ایک تصنیف ہے جس کا نام " **احسن المقصد فی عمل المولد** " (مترجم) ہے۔

10۔حافظ مجتہد امام ملا علی قاری

علماء احناف کے مشہور عالم دین، شرح مشکوۃ و شرح الشفا کے مصنف، آپ نے بھی میلاد شریف پر ایک کتاب " **المورد الروی فی المولد النبوی** " (مترجم) تصنیف کی۔

11۔امام علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی

امام نبہانی جیسی شخصیات صدیوں بعد ہی پیدا ہوتی ہیں آپ ایک سچے عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم، متقی، پرہیزگار، عابد و زاہد بزرگ تھے زبردست محقق اور صاحب تصانیف کثیرہ تھے امام اہلسنت احمد رضا خان کے ہم عصر تھے اور امام اہلسنت کی کتاب " **الدولة المكيه** " پر آپ کی تقریظ بھی موجود ہے آپ نے ۶۰ سے زائد زبردست کتب تصنیف کیں بعض کتب کے اردو تراجم بھی شائع ہو چکے ہیں آپ نے بھی میلاد کے موضوع پر ایک کتاب لکھی جو کئی بار بیروت سے طبع ہو چکی ہے اس کتاب کا نام " **النظم البديع فی مولد الشفيع** " ہے۔

12۔حضرت علامہ ابوعبداللہ محمد بن جعفر کتانی

شہر فاس کے مشہور عالم دین اور رسالہ " **المستطرفه** " کے مصنف، انہوں نے میلاد پر ایک کتاب " **ايمن و الاسعاد بمولد خير العباد** " لکھی۔

13۔علامہ سید احمد عابدین

آپ خاتمۃ المحققین، صاحب حاشیہ در مختار سید محمد عابد کے بھتیجے ہیں آپ نے امام ابن حجر مکی کی کتاب نعمۃ الکبری کی شرح لکھی جس کا نام " **نثر الدرر علی مولد ابن حجر** " (مترجم) ہے۔

Scanned with CamScanner

14۔ حضرت علامہ سید جعفر بن عبدالکریم برزنجی مدنی

علامہ برزنجی بیس سال سے
زائد عرصہ مدینہ منورہ میں مفتی شافعیہ اور مسجد نبوی شریف کے خطیب رہے وفات
کے بعد جنت البقیع میں دفن ہوئے میلاد شریف پر آپ کی تصنیف '' **عقد
الجوهر فی مولد النبی الازهر** '' (مترجم) کافی مشہور ہے۔

15۔ حضرت علامہ سید محمد علوی مالکی مکی

علامہ سید محمد علوی مکی مکہ شریف میں پیدا ہوئے
یہیں پرورش پائی اور یہیں پر تعلیم وتربیت ہوئی آپ نے مختلف موضوعات پر
بہترین کتب تصنیف کیں ان میں ایک میلاد شریف پر بھی ہے جس کا نام ہے ''
حول الاحتفال بالمولد النبی الشریف '' (مترجم)۔

یہاں تک ہم نے جن بعض بزرگوں کی میلاد شریف پر کتب کا ذکر کیا ہے یہ تمام
کے تمام عرب کے تھے ان میں کوئی بھی برصغیر کا عالم شامل نہیں ہے اور پھر یہ کسی
ایک صدی سے بھی نہیں ہیں بلکہ چوتھی صدی ہجری سے لے کر عصر حاضر تک کے
علماء شامل ہیں جس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ میلاد شریف منانا اور اس پر
تصانیف لکھنا صرف برصغیر کے علمائے اہلسنت کا ہی طریقہ نہیں ہے بلکہ یہ تو عالم
اسلام کا صدیوں سے محبوب مشغلہ چلا آرہا ہے۔

حدیث نور

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، جملہ اشیاء سے پہلے اللہ تعالیٰ نے جو شے
پیدا کی ہے مجھے اس کی خبر دیجیے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے جابر
تحقیق اللہ تعالیٰ نے جملہ اشیاء سے پہلے اپنے نور (کے فیض) سے تمعارے نبی کا
نور پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے جس جگہ چاہا اس کی قدرت سے وہ نور دور کرنے لگا اس
وقت نہ لوح تھی نہ قلم نہ جنت تھی نہ دوزخ نہ کوئی فرشتہ تھا نہ کوئی آسمان اور نہ ہی
کوئی زمین نہ کوئی سورج تھا نہ چاند نہ ہی کوئی جن تھا اور نہ ہی کوئی انسان (پھر)
اللہ تعالیٰ نے جب یہ ارادہ کیا کہ مخلوق کو پیدا کرے تو نور محمدی کو چار اجزاء پر تقسیم
کیا، اس نور کے اول جز سے قلم پیدا کیا اس کے دوسرے جز سے لوح پیدا کی اس
کے تیسرے جز سے عرش پیدا کیا پھر چوتھے جز کو چار اجزاء پر تقسیم کیا، اول جز سے
حاملان عرش پیدا کیے، دوسرے جز سے کرسی پیدا کی، تیسرے جز سے کل ملائکہ

Scanned with CamScanner

پیدا کیے پھر چوتھے جز کو چار اجزاء پر تقسیم کیا پہلے جز سے سات آسمان پیدا کیے، دوسرے جز سے سات زمینیں پیدا کیں تیسرے جز سے جنت اور دوزخ پیدا کی پھر چوتھے جز کو چار اجزاء پر تقسیم کیا اول جز سے مومنوں کے ابصار کے نور کو پیدا کیا دوسرے جز سے مومنوں کے دلوں کے نور کو پیدا کیا کہ وہ نور اللہ تعالیٰ کی معرفت ہے تیسرے جز سے مومنوں کے انس کو پیدا کیا کہ وہ توحید ہے یعنی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

(المصنف عبدالرزاق، الجز اول، رقم الحدیث ۱۸)

احکام ابن قطان میں حضرت علی بن حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے ابن مرزوق کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت آدم علیہ السلام کے پیدا ہونے سے چودہ ہزار سال پہلے میں اپنے رب کے سامنے ایک نور تھا۔

(المواھب الدنیہ، الجزا ول، صفحہ ۴۹)

نورِ محمدی حضرت آدم علیہ السلام کی پیشانی میں:

حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام کو حکم دیا کہ ایسی مٹی میرے پاس لے آؤ جو میرے محبوب پاک کے جسم اقدس اور جسد اطہر کی تخلیق کے لائق ہو تو وہ سفید مٹی

کی ایک مٹھی روضہ اطہر والی جگہ سے لے کر بارگاہ خداوندی میں حاضر ہوئے تو امر خداوندی سے اس کو تسنیم کے پانی سے گوندھا گیا، جنت کی نہروں میں اس کو دھویا گیا پھر (نور نبوت اس میں رکھ کر) اس کو آسمانوں اور زمینوں میں پھرایا گیا تب ملائکہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے شرف وفضل کو دریافت کر لیا جبکہ ابھی انہوں نے حضرت آدم علیہ السلام کو نہ جانا تھا نہ پہچانا تھا پھر نور محمدی (تخلیق آدم علیہ السلام کے بعد ان کی پشت میں ودیعت کیا گیا جو کہ) حضرت آدم علیہ السلام کی پیشانی سے جھلکنے والے انوار سے محسوس ہوتا تھا اور ان سے کہا گیا اے آدم یہ تیری نسل میں پیدا ہونے والے انبیاء ومرسلین کے سردار ہیں جب حضرت حواء رضی اللہ عنہا کے بطن اطہر میں حضرت شیث علیہ السلام منتقل ہوئے تو وہ نور بھی حضرت حواء کے بطن اقدس کی طرف منتقل ہو گیا وہ ہر دفعہ دو جڑواں بچوں کو جنم دیتی تھیں ماسوائے حضرت شیث علیہ السلام کے کیونکہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جدّ امجد ہونے کی وجہ سے تنہا پیدا ہوئے (اور سب بھائیوں سے مرتبہ کمال کے لحاظ سے یکتا ہوئے) پھر نبی الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا نور یکے بعد دیگرے پاک پشتوں اور پاک رحموں میں منتقل ہوتا رہا یہاں تک کہ آپ کی ولادت باسعادت ہوگی۔

(الوفا، صفحہ ۴۹)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم

Scanned with CamScanner

کی بارگاہ میں عرض گزار ہوا کہ حضور والا اس وقت کہاں تھے جبکہ حضرت آدم علیہ السلام جنت میں تھے فرمایا: میں ان کی پشت میں تھا اور جب حضرت نوح علیہ السلام طوفان کے ایام میں کشتی پر سوار تھے اس وقت میں ان کی پشت اقدس میں جلوہ گر ہو کر کشتی پر سوار تھا جب میرے جدّ امجد حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو آگ میں پھینکا گیا تو میں بھی ان کی پشت میں ہونے کی وجہ سے آگ میں گیا، میرے آباؤ اجداد اور امہات وجدات کبھی بھی زنا کے مرتکب نہیں ہوئے اللہ تعالیٰ مجھے ہمیشہ پاکیزہ رکھتے ہوئے پاک پشتوں سے پاک رحموں کی طرف منتقل فرماتا رہا جب بھی میرا قبیلہ دو شعبوں میں منقسم ہوا میں ان میں سے بہتر شعبہ وشاخ میں منتقل ہوا اللہ تعالیٰ نے روز میثاق میری ہی نبوت کا انبیاء کرام علیہم السلام سے عہد لیا، توراۃ موسیٰ علیہ السلام میں میری بشارت دی اور انجیل عیسیٰ علیہ السلام میں میرے نام کی تشہیر فرمائی، فرش زمین میرے جمال رخ انور سے روشن رہے گا اور سقف آسمان میرے دیدار سے تاباں۔

(الوفا، صفحہ ۴۹)

نور محمدی تمام انوار پر غالب:

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس نور کو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی پشت میں رکھا اپنی شدت سے وہ نور ان کی پیشانی میں چمکتا تھا ان کے اس تمام نور پر جو

جسم میں تھا یا باقی انوار پر جو انبیاء کرام علیہم السلام کے نور تھے وہ نور ان سب پر غالب تھا۔

(المواہب الدنیہ، الجز اول، صفحہ ۴۹)

وہ امانت کیا تھی؟

اللہ تعالیٰ نے جب نور محمدی کو حضرت آدم علیہ السلام کی پشت میں رکھا تو فرشتوں کو حکم ہوا کہ وہ حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کریں تمام فرشتوں نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے تو اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی بارگاہ سے نکال دیا اور اس کے گلے میں لعنت کا طوق ڈال دیا۔

وہ امانت جس کو اٹھانے سے پہاڑوں، زمین اور آسمانوں نے انکار کیا تھا اس کے بارے میں حجۃ الاسلام امام محمد بن محمد غزالی اپنی تصنیف " **میلاد خیر الانام** " میں فرماتے ہیں درحقیقت اللہ تعالیٰ کی امانت یہی نور نبوت ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر پیش کیا تھا اور انہوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کیا تھا اور ڈر گئے تھے اور انسان نے اس کو اٹھا لیا پس اسی نور اور اسی امانت کے سبب سے اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے کا حکم فرشتوں کو فرمایا، کیونکہ سجدہ نور محض کے واسطے تھا اور سجدہ کرنے والے بھی نور ہی کے جز سے تھے۔

(میلاد خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم، صفحہ ۶۵)

Scanned with CamScanner

حقیقت نور محمدی:

علامہ ابن حجر مکی لکھتے ہیں، تمھیں معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی ازلیت سابقہ میں سبق نبوت سے مشرف فرمایا یہ اس طرح کہ جب اللہ تعالیٰ کا ارادہ ہوا کہ وہ مخلوق بنائے تو اس نے محض نور سے حقیقت محمدیہ ظاہر کی اور جب یہ ارادہ کیا کہ اس کے بعد پیدا ہونے والی تمام مخلوق بنائے تو اس نے محض نور سے حقیقت محمدیہ سے تمام جہان بنائے پھر اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کی سبق نبوت کے بارے میں بتایا اور آپ کو رسالت عظمیٰ کی بشارت دی یہ سب کچھ اس وقت ہوا جب حضرت آدم علیہ السلام موجود نہ تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ارواح کے چشمے پھوٹے تو ملا اعلی میں تمام جہانوں کا اصل اور مد ظاہر ہوا۔

اس عبارت کی تشریح کرتے ہوئے علامہ سید احمد عابدین لکھتے ہیں

حقیقت محمدیہ دراصل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارکہ ہے جو صفت اول کے ساتھ موصوف ہے۔

نور الانوار اور ابوالا روح:

لطائف کاشی میں ہے حقیقت محمدیہ جس کو حقائق شاملہ کی حقیقت کا نام دیا جاتا ہے اور حقائق ساریہ بھی کہتے ہیں حقیقت محمدیہ ان میں اس طرح سرائیت کئے ہوئے ہوتا ہے حقیقت محمدیہ ہی حقائق کی صورت ہے اس

لیے کہ خلق وسیط، برزخیہ اور عدلیہ میں اس کا اس طرح ثبوت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس قول سے اشارہ فرمایا: **اول ماخلق الله نوری،** یعنی اس کی اصل لغوی وضع پر اسے بنایا اس اعتبار کی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نور الانوار اور ابوالا رواح کہا گیا پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمام کاملین کے آخر میں تشریف لائے اس لیے کہ آپ کے بعد آپ کی مثل پیدا نہیں ہوگا۔

لہذا حقیقت محمدی محض نور سے وجود میں آنے والی اول موجود ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے نور صمدی سے وجود میں آنے والی، یہ حقیقت ایسی تھی کہ جس نے ربوبیت کے تمام لباس پہنے ہوئے تھے تمام اوصاف رحمانیہ پر مشتمل تھی اللہ تعالیٰ اور کائنات کے درمیان واسطہ تھی تمام جہانوں میں اللہ تعالیٰ کی نائب ہے اللہ تعالیٰ اور مخلوق کے درمیان ایک حجاب ہے اللہ تعالیٰ تک رسائی اس کے بغیر ناممکن ہے پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم ملا اعلی میں تمام جہانوں کے لیے اصل مد ظاہر ہوئے اور وہ روشن ترین منظر ہے اور ان کے لیے میٹھے پانی کا گھاٹ ہے لہذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم جنس عالی ہیں تمام اجناس اس کے تحت ہیں اور تمام موجودات اور انسانوں کا بڑا باپ ہیں صلی اللہ علیہ وسلم۔

مروی ہے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شب اسریٰ حضرت آدم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی تو حضرت آدم علیہ السلام نے آپ کو کہا: **مرحبا بابن صورتی و ابی معنای:** خوش آمدید میرے صورتا بیٹے اور معنی وحقیقت میرے باپ۔

Scanned with CamScanner

نور محمدی سے اللہ تعالیٰ نے ساری کائنات کو وجود بخشا:

علامہ داؤدی نے مولود

ابن حجر کی شرح کرتے ہوئے اپنے شیخ حضرت ابن عقلیہ سے نقل کیا ہے جب اللہ تعالیٰ غیر معروف خزانہ تھا اس نے چاہا کہ میں پہچانا جاؤں تو اس نے اپنے چہرہ اقدس سے (وہ چہرہ جو اس کی شان کے لائق ہے) ایک نور موجود کیا جس کا نام نبی عظیم اور نور محمدی اور سرا وحدی رکھا اس سے ساری کائنات کو وجود بخشا۔

دو نور:

سید احمد عابدین فرماتے ہیں ہمارے شیخ ابو بکر کلالی کردی نے اپنی تفسیر میں عارف نابلسی کے حوالہ سے لکھا ہے کہ نور دو ہیں ایک نور حق ہے جو غیب مطلق ہے اور یہی نور قدیم ہے جو کیفیت اور مماثلت سے منزہ ہے اس کی طرف اللہ تعالیٰ نے اپنے قول کی طرف اشارہ کیا ہے

﴿اللہ نور السمٰوٰت و الارض﴾

دوسرا نور اس محدث کائنات کا نور ہے اور وہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نور ہے جس کی طرف اللہ تعالیٰ کا یہ قول اشارہ کرتا ہے

﴿مثل نورہ کمشکوۃ﴾

یعنی نور محمدی کی مثال مشکوۃ ہے یہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے اول اپنے نور سے جس کو پیدا کیا وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور ہے پھر اس سے ہر شے بنائی

جیسا کہ پہلے بھی بیان ہو چکا ہے۔

(نثر الدرر، صفحہ ۵۲ تا ۵۶)

انوار محمدی کا غلبہ:

جب اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کو پیدا کیا بعد میں اس کو یہ امر فرمایا کے انبیاء علیہم السلام کے انوار کی طرف دیکھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور نے ان انبیاء کرام علیہم السلام کو اس درجہ ڈھانپ لیا جس کے سبب اللہ تعالیٰ نے انہیں یوں گویا کیا (انہوں نے پوچھا)

اے ہمارے رب یہ کون ہے جس کے نور نے ہم کو ڈھانپ لیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ محمد بن عبد اللہ کا نور ہے اگر تم اس پر ایمان لاتے ہو تو میں تم کو نبی کر دیتا ہوں، تمام انبیاء کرام علیہم السلام نے کہا: ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی نبوت پر ایمان لائے، اللہ تعالیٰ نے ان انبیاء علیہم السلام سے پوچھا کیا میں تم پر گواہی دوں؟ انہوں نے کہا بے شک۔

(المواہب الدنیہ، الجز اول، صفحہ ۴۲)

نور محمدی کی تخلیق:

حضرت کعب الاحبار سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے مخلوقات کی تخلیق، زمینوں کو پست کرنے اور آسمانوں کو بلند کرنے کا ارادہ فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نور (کے فیض) سے

Scanned with CamScanner

ایک مشت لی اور اس کو حکم دیا کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہو جاؤ تو یہ مٹھی بھر نور عمود نور بن گیا اور سجدہ ریز ہونے کے بعد سر کو اٹھایا تو عرض کی الحمد اللہ، تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اسی وجہ سے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تخلیق کی اور آپ کا نام محمد رکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی سے مخلوق کی ابتداء کرتا ہوں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی سے رسولوں کو ختم کروں گا، پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی مٹی لانے کا حکم دیا، اسی مٹی کو اللہ تعالیٰ نے لیا اور نہروں میں غوطہ دیا تو تمام فرشتوں نے پہچان لیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سید المرسلین، سید الاولین والاخرین اور حضرت آدم علیہ السلام کے معروف ہونے سے ایک ہزار سال پہلے ہیں پھر اللہ تعالیٰ نے نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت آدم علیہ السلام کی پیشانی میں ظاہر فرمایا۔

(مولدالعروس. صفحہ ٦)

حضرت آدم علیہ السلام کی کنیت:

ابن ظفر بیگ کے مولد شریف میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو ان کو الہام کیا انہوں نے پوچھا، اے میرے رب تو نے میری کنیت کیوں ابو محمد رکھی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم تم اپنا سر اٹھاؤ، حضرت آدم علیہ السلام نے اپنا سر مبارک اٹھایا تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا سرانور اوراق عرش میں دیکھا، تو حضرت آدم علیہ السلام نے

پوچھا: اے رب یہ کیا نور ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ اس نبی کا نور ہے جو تمعاری اولاد سے ہے اس کا نام آسمان میں احمد مشہور ہے اور اہل زمین کے لیے محمد ہے اگر محمد نہ ہوتے تو میں نہ تم کو پیدا کرتا اور نہ زمین کو۔

اس روایت کی شہادت وہ حدیث پاک ہے جسے حاکم نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک عرش پر لکھا ہوا دیکھا اور اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو فرمایا: اگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو میں تم کو پیدا نہ کرتا۔

(المواھب الدنیہ، الجز اول، صفحہ ۴۵)

سبحان اللہ کہنے کی آواز:

جب اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ظاہر کرنے کا ارادہ فرمایا تو حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق کی اور فرشتوں نے ان کو سجدہ کیا پھر اس میں اپنی روح پھونکی تو حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا یا رب میں اپنی پیشانی سے چیونٹی کے چلنے کی سنسناہٹ کی مثل آواز سنتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ آپ کے فرزند محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سبحان اللہ کہنے کی آواز ہے اور اس بات پر میرے ساتھ عہد و میثاق کرو کہ تم اسے صرف پاک پشتوں اور پاکیزہ ماؤں کو ودیعت کرو گے۔ نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم حضرت آدم علیہ السلام کی پیشانی میں اپنے

Scanned with CamScanner

کمال کے لحاظ سے سورج یا چودھویں کے چاند کی طرح تھا۔

(مولد العروس، صفحہ ۷)

نور محمدی کا نسل در نسل منتقل ہونا:

جب حضرت آدم علیہ السلام زمین پر تشریف لائے تو آپ کی اولاد کا سلسلہ بڑھنا شروع ہوا حضرت حوا رضی اللہ عنہا دو بچوں کو جنم دیتیں مگر حضرت شیث علیہ السلام کو تنہا جنم دیا کیونکہ نور محمدی ان کی پیشانی میں منتقل ہو گیا۔

جب حضرت آدم علیہ السلام نے وفات پائی تو حضرت شیث علیہ السلام ان کے سب بیٹوں پر جانشین ٹھہرائے گے پھر حضرت شیث علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی کہ انوش کو اپنا وصی اور صفی اختیار کریں انہوں نے اس سے یہ جانا کہ میرا وصال ہونے والا ہے، چنانچہ انوش کو اپنا خلیفہ مقرر کیا حضرت آدم علیہ السلام کی وصیت کے مطابق اپنے بیٹے انوش کو یہ وصیت فرمائی کہ اس نور کو صرف پاک عورتوں میں منتقل کیا جائے وصیت جاریہ ایک زمانے سے دوسرے زمانے کی طرف ہمیشہ منتقل ہوتی رہی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ تک پہنچا دیا۔

(المواهب الدنیه، الجز اول، صفحه ٦١)

ملاء اعلیٰ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک:

حضرت سعید بن جبیر سے روایت ہے حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد میں اس مسئلہ میں اختلاف ونزاع پیدا ہوا کہ سب مخلوق سے زیادہ عزت وکرامت کا مالک اللہ تعالیٰ کے نزدیک کون ہے؟ بعض نے کہا حضرت آدم علیہ السلام جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے دست قدرت سے پیدا فرمایا اوران کے سامنے اپنے ملائکہ کو سجدہ ریز کیا اور دوسروں نے کہا اس مرتبہ کے مالک ملائکہ ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کبھی نہیں کی، انہوں نے حضرت آدم علیہ السلام سے اپنے مباحثہ کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: جب رب کریم نے میرے اندر روح پھونکی اور وہ ابھی میرے قدموں تک نہیں پہنچی تھی کہ میں اٹھ بیٹھا عرش الٰہی مجھ پر منکشف ہوا میں نے اس پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (لکھا ہوا) دیکھا لہذا اللہ کے ہاں سب سے مکرم ومعظم وہی ذات اقدس ہے۔

(الوفا، صفحہ ۴۷)

حضرت کعب الاحبار سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو انبیاء ومرسلین کی گنتی کے برابر لاٹھیاں دیں (یہ تعین نہیں کیا جا سکتا کہ وہ لاٹھیاں کتنی اور کیسی تھیں) بعد ازاں حضرت آدم علیہ السلام اپنے فرزند حضرت شیث علیہ السلام کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اے میرے فرزند میرے بعد جب تم میرے قائم مقام ہو تو اس منصب وعمارت کو عمارۃ التقوی اور عروۃ الوثقی کے ساتھ

Scanned with CamScanner

لواور جب تم حق تبارک وتعالیٰ کا ذکر کرو تو اس کے ساتھ ہی نام نامی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیا کرو کیونکہ میں نے عرش الٰہی کے ستونوں پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی اس وقت لکھا دیکھا جبکہ میں روح اور مٹی کے درمیانی مرحلہ میں تھا اس کے بعد مجھے آسمانوں میں پھیرایا گیا تو میں نے آسمانوں میں ہر جگہ اور ہر مقام پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکھا ہوا دیکھا پھر میرے رب نے مجھے جنت میں ٹھہرایا تو میں نے جنت میں ہر محل اور ہر دریچہ پر اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم تحریر دیکھا نیز میں نے نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حور العین کی پیشانیوں پر اور جنت کے برگ درختان سبز پر اور درخت طوبیٰ کے ہر پتہ پر اور سدرۃ المنتہیٰ کے ہر ورق پر اور پردوں کے ہر گوشے پر اور فرشتوں کی آنکھوں کے درمیان لکھا دیکھا تو تم اس اسم گرامی کا کثرت سے ذکر کرو کہ فرشتے ہر آن اس کا ورد کرتے ہیں۔

(الخصائص الکبری، الجز اول، صفحہ ۳۷)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: جنت میں کوئی درخت ایسا نہیں جس کے پتوں پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ نہ لکھا ہوا ہو۔

(الخصائص الکبری، الجز اول، صفحہ ۳۸)

کتب سماویہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر:

حضرت عبداللہ بن عمر بن عاص

رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ آیت مقدسہ جو قرآن میں ہے یعنی

﴿یا ایھا النبی انا ارسلنک شاھد و مبشر و نذیرا﴾

تورات میں بھی ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے نبی ہم نے آپ کو حاضر و ناضر بنا کر بھیجا، مطیعین کو جنت کی خوشخبری سنانے والا اور گنہگاروں کو آگ سے ڈرانے والا اور عربوں کے لیے پناہ، تم میرے بندے اور رسول ہو، اللہ نے آپ کا اسم گرامی اللہ پر توکل رکھنے والا رکھا، وہ بدخو اور سخت دل نہیں ہوگا اور نہ یہ بازاروں میں آواز بلند کرنے والا ہوگا اور نہ ہی برائی کو برائی سے دفع کرے گا لیکن درگزر و معاف کرے گا، اور اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح ہرگز قبض نہیں فرمائے گا حتی کہ آپ کے ذریعہ ملت کفر سیدھا نہ کر دے گا اس طرح کہ لوگ لا الہ الا اللہ کہنے لگیں گے اور اس کے ذریعے اندھی آنکھوں، بہرے کانوں کو اور ڈھانپے ہوئے دلوں کو کھول دے گا۔

(صحیح بخاری، کتاب التفسیر، باب انا ارسلناک شاھد و مبشرا و نذیرا، رقم الحدیث ۴۸۳۸)

حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب میرے والد کا انتقال ہونے لگا تو مجھے بلا کر کہنے لگے دیکھو میرے پاس یہ دو ورق ہیں جو تم بھی دیکھ رہے ہو، میرے بیٹے ان سے روگردانی نہ کرنا اور نہ ہی ان میں اس وقت تک دیکھنا جب تک اُس نبی (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی بعثت کی خبر نہ سن لو جسے اللہ آخری زمانے میں مبعوث فرمائے گا اس کا نام محمد ہوگا اگر تیرے ساتھ اللہ بھلائی کا ارادہ فرمائے

Scanned with CamScanner

تو تو ان کی پیروی کرنا اس کے بعد وہ فوت ہو گے۔

حضرت کعب الاحبار فرماتے ہیں میں نے انہیں دفن کیا، ان کی وفات کے بعد سب سے زیادہ مجھے محبت ان دو ورقوں سے تھی میں نے ان کو کھولا اور پڑھا تو لکھا ہوا تھا اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں وہ خاتم النبین ہیں ان کے بعد کوئی نبی نہیں، ان کی جائے ولادت مکہ میں اور ہجرت کرنے کی جگہ طیبہ میں ہے وہ نہ بداخلاق ہیں نہ سخت مزاج اور نہ ہی اِدھر اُدھر کی چھوڑنے والے، ان کی امت اللہ کی حمد بجالانے والی ہوگی ہر حال میں ان کی زبانیں تکبیر و تحلیل سے تر ہوں گی، اپنے تمام مخالفوں پر فتح یاب ہوں گے آپس میں اس طرح نرمی و رحمت سے پیش آئیں گے جس طرح انبیاء علیہ السلام اپنی امتوں کے ساتھ، بروز قیامت سب سے پہلے وہ جنت میں داخل ہوں گے۔

(فتوح الشام، الجز اول، صفحہ ۲۳۱)

حضرت ابن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے اپنی آسمانی کتاب توراۃ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ ان الفاظ میں پایا ہے بے شک (اے محبوب) ہم نے تمعیں گواہ، خوشخبری دینے والا، ڈرانے والا، پناہ گاہ بنا کر بھیجا ہے اس قوم کے لیے جوان پڑھ ہے (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) تو میرا بندہ اور رسول ہے میں نے اس (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کا نام متوکل رکھا ہے وہ سخت دل اور سخت مزاج نہیں ہوگا اور نہ ہی بازاروں میں اونچی آواز سے چیخنے والا ہوگا، اور برائی کا بدلہ برائی

سے نہیں دے گا بلکہ معاف کر دے گا اور درگزر کرے گا میں اس وقت تک اس کی روح قبض نہیں کروں گا جب تک وہ بگڑی ہوئی قوم (یعنی کفر میں مبتلا قوم) کو یہ اعتراف نہ کروا دے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے ہم اس (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کے ذریعے اندھی آنکھوں، بہرے کانوں اور پردے میں چھپے ہوئے دلوں کو کشادگی عطا کریں گے۔

(مقدمہ سنن دارمی، الجز اول، رقم الحدیث ۶)

انبیاء کرام علیھم السلام کی بشارتیں:

ہر نبی علیہ السلام نے حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسی علیہ السلام تک اپنی امت کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی بشارت دینے کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کی وصیت کی ہے حضرت عیسی علیہ السلام نے اپنی قوم کو جو خطاب کیا اسے قرآن مجید نے ان الفاظ میں یاد فرمایا ہے۔

﴿واذ قال عیسی ابن مریم یٰبنی اسرائیل انی رسول الله الیکم مصدقالما بین یدی من التورة و مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمه احمد﴾

ترجمہ کنز الایمان: اور یاد کرو جب عیسی بن مریم نے کہا اے بنی اسرائیل میں تمعاری طرف اللہ کا رسول ہوں اپنے سے پہلی کتاب توراۃ کی تصدیق کرتا

Scanned with CamScanner

ہوں اور ان رسول کی بشارت سناتا ہوں جو میرے بعد تشریف لائیں گے ان کا نام احمد ہے۔

(پارہ ۲۸، سورہ الصف، آیت ۶)

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اللہ کے ہاں خاتم النبیین کے منصب جلیل پر فائز تھا جب حضرت آدم علیہ السلام زمین پر اپنے خاکی وارضی خمیر میں پڑے تھے فرمایا: میں خود تمہیں اپنے آغاز وابتداء کی خبر دیتا ہوں میں اپنے باپ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی دعا ہوں اور حضرت عیسی علیہ السلام کی بشارت اور اپنی ماں کا وہ خواب ہوں جو انہوں نے میری ولادت سے قبل دیکھا اور ایسے ہی انبیاء کرام علیھم السلام کی مائیں اس پاکیزہ اولاد کے انوار دیکھتی ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسی علیہ السلام کی طرف جو وحی فرمائی اس میں یہ ارشاد بھی تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آؤ اور اپنی امت کو بھی حکم دو کہ تم میں سے جو شخص بھی نبی آخر الزماں علیہ السلام کا زمانہ پائے تو ضرور ان پر ایمان لے آئے اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم موجود نہ ہوتے تو میں حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا نہ کرتا اور اگر ان کا وجود مسعود نہ ہوتا تو جنت و دوزخ بھی پیدا نہ کرتا میں نے عرش کو پیدا کیا تو وہ میری ہیبت وجلالت

سے لرزنے لگا جب اس پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا تو اس کو سکون وقرار آ گیا۔

(الوفا، صفحہ ۴۹)

حضرت عبدالمطلب کے چہرے پر نور محمدی کی چمک:

حافظ ابوسعید نیشاپوری

نے لکھا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور مبارک جب حضرت عبدالمطلب کی طرف منتقل ہوا اور وہ بالغ بھی ہو گئے ایک دن وہ مقام حجر میں سو گئے پھر وہ خواب سے ایسے حال میں بیدار ہوئے کہ ان کی آنکھوں میں سرمہ لگا ہوا تھا، سر میں تیل پڑا ہوا تھا انہیں حسن وجمال کا حلہ پہنایا گیا تھا، وہ اپنی ایسی حالت دیکھ کر حیران رہ گئے وہ نہیں جانتے کہ ان کی آنکھوں میں سرمہ کس نے لگایا اور سر میں تیل کس نے ڈالا ہے حضرت عبدالمطلب کا ہاتھ ان کے باپ مطلب نے پکڑا اور انہیں قریش کے کاہنوں کے پاس لے گئے اور سارا ماجرا انہیں کہہ سنایا، کاہنوں نے مطلب سے کہا، تم یہ جان لو کہ آسمان کے الہ نے اس لڑکے کو اجازت دی ہے کہ یہ نکاح کرے، مطلب نے حضرت عبدالمطلب کا نکاح قیلہ سے کر دیا، قیلہ نے عبدالمطلب سے حارث کو جنم دیا پھر وہ وفات پا گئیں، قیلہ کے بعد ہند بنت عمرو سے حضرت عبدالمطلب کی شادی کر دی گئی، عالم یہ تھا کہ حضرت عبدالمطلب کے جسم سے خالص مشک کی بو مہکتی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور مبارک ان کی پیشانی سے چمکتا تھا۔

Scanned with CamScanner

قریش کی یہ حالت تھی کہ جب قحط سالی ہوتی تو وہ عبدالمطلب کا ہاتھ پکڑتے اور ان کو جبل ثبیر کی طرف لے جاتے اور ان کی ذات سے تقرب الی اللہ چاہتے اور اللہ تعالی سے سوال کرتے کہ ان کو بارش سے سیراب فرما، اللہ تعالیٰ ان کی فریاد رسی فرماتا اور حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے نور کی برکت سے اللہ تعالیٰ ان کو عظیم بارش سے سیراب فرماتا تھا قریش نے حضرت عبدالمطلب کی آزمائش کر لی تھی ان کی حاجتیں حضرت عبدالمطلب کے ہاتھ سے پوری ہوتی ہیں اور یہ برکت حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کے سبب تھی اور اسی سبب سے جاہلیت کے لوگ جن امور پر قائم تھے حضرت عبدالمطلب ان کے خلاف تھے یہ امر اللہ تعالیٰ کے الہام سے تھا اور حضرت عبدالمطلب اپنی اولاد کو ظلم اور بغی ترک کرنے کے لیے حکم فرماتے تھے اور ان کو مکارم اخلاق کی ترغیب وتحریک دیتے اور جو کام دناءت کے تھے ان سے ان کو منع کرتے اور وہ طریقے جو قرآن شریف اور سنت مطہرہ میں آئے ہیں انہیں اختیار فرماتے تھے جیسے نذر ادا کرنی، نکاح محارم سے ممانعت، سارق کا ہاتھ کاٹنا، موؤدہ کے قتل سے ممانعت، خمر کی حرمت، بیت اللہ کا برہنہ طواف نہ کرنا۔ (اور یہ سب برکتیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کی وجہ سے تھیں)

(المواھب الدنیہ، الجز اول، صفحہ ۶۸)

وسیلہ کی برکات:

مام بیہقی دلائل النبوۃ میں اور امام حاکم المستدرک میں حضرت

عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے تیری رحمت کا سوال کرتا ہوں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: تم نے محمد کو کیسے پہچانا؟ ابھی تو میں نے ان کو پیدا بھی نہ فرمایا: حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا میں نے اس طرح پہچانا کہ تو نے مجھے اپنے دست قدرت سے پیدا فرمایا اور میرے اندر اپنی طرف کی روح پھونکی میں نے اپنا سر اٹھایا تو عرش کے پایوں پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا دیکھا تو میں نے جان لیا کہ تو نے اپنے نام کے ساتھ جسے ملایا ہے یقیناً وہ تیرے نزدیک ساری مخلوق سے زیادہ محبوب ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم تم نے سچ کہا وہ میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے اور جب تم نے اس کے وسیلہ سے دعا کی ہے تو میں نے تم سے سے درگزر کیا اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نہ ہوتے میں تمہیں پیدا بھی نہ کرتا۔

بیئر زمزم کی دریافت اور کھدائی:

حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے دادا حضرت عبدالمطلب قریش کے سردار، حرم کے شیخ اور بنی اسماعیل کے چشم وچراغ تھے بنی اسماعیل اس وقت قبائل عرب میں سب سے زیادہ معزز ومحترم تھے۔

حضرت عبدالمطلب کو یہ شرف حاصل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو خواب میں چاہ زمزم کی جگہ بتائی بیئر زمزم تقریباً پانچ سو سال سے بالکل مخفی تھا اس کے بارے

Scanned with CamScanner

میں کسی کو کچھ خبر نہ تھی۔

اللہ تعالٰی نے خواب میں حضرت عبدالمطلب کو بیئر زمزم کی نشاندہی کی آپ فورا اسے کھودنے کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے مگر قریش نے حرم کو کھودنے سے روکا ان دنوں حضرت عبدالمطلب کی اولاد میں حارث کے سوا کوئی نہ تھا قریش کے کچھ شریر لوگوں نے انہیں تکلیف بھی پہنچائی تھی انہوں نے نذر مانی کہ اگر میرے دس بیٹے ہوں گے اور وہ میرے مددگار رہوں گے یعنی میرے دشمن کو دفع کریں گے تو میں ان میں سے ایک کو اللہ کی راہ میں ذبح کروں گا، اس نذر ماننے کے بعد حضرت عبدالمطلب نے زمزم کو کھودلیا، زمزم ان کے لیے باعث عزت وفخر تھا۔

حضرت عبداللہ کی قربانی:

جب حضرت عبدالمطلب کے تمام بیٹے جوان ہو گئے تو آپ نے اپنی نذر کو پورا کرنے کے لیے ان میں سے ایک بیٹے کو ذبح کرنے کا ارادہ کیا اور ان کے درمیان قرعہ اندازی کی قرعہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے نام نکلا، جب حضرت عبداللہ کو ذبح کرنے کے لیے انہیں قربان گاہ میں لے کر آئے تو قریش نے انہیں اپنے فرزند عزیز حضرت عبداللہ کو ذبح کرنے سے روکا۔ اس وقت ایک نفس کی دیت دس اونٹ تھے حضرت عبدالمطلب دس اونٹوں اور حضرت عبداللہ کے درمیان قرعہ ڈالتے، قرعہ حضرت عبداللہ کے درمیان نکلتا آپ ہر دفعہ تعداد بڑھاتے گے یہاں تک کہ یہ تعداد سو تک پہنچ گی اور قرعہ اونٹوں کے

نام نکلا اس طرح آپ نے اپنے بیٹے کی جگہ سو اونٹوں کو ذبح کر کے اپنی نذر کو پورا کیا۔

حضرت آمنہ کا حمل:

جس وقت حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے تھے وہ نور مبارک جو حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عبدالمطلب تک پاک پشتوں میں منتقل ہوتا رہا وہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی طرف منتقل ہو گیا تھا، حضرت عبداللہ نہایت حسین وجمیل اور نیک خصلت انسان تھے نور محمدی پوری آب وتاب کے ساتھ آپ کی پیشانی پر چمکتا تھا جب حضرت عبداللہ کی شادی حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا سے ہوئی تو وہ نور حضرت آمنہ کی طرف منتقل ہو گیا۔

جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نطفہ طاہرہ اور آپ کے درہ محمد یہ نے حضرت بی بی آمنہ کے صدف رحم میں قرار پکڑا تو مقامات ملکوت وجبروت سے یہ ندا کی گی۔

☆ طہارت شریفہ کی جگہوں کو معطر کرو، شرف اعلیٰ کے مقامات کو خوشبودار بناؤ۔

☆ صوفیہ ملائکہ مقربین کے لیے جو اہل صدق وصفا ہیں صفہ ہائے میں عبادت کے مصلے بچھاؤ۔

یہ سب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی فرحت اور سرور کی وجہ سے ہوئے اور وہ فخر سوائے حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے کسی کو حاصل نہیں ہوا جو ہمیشہ سے محفوظ چلا آرہا تھا

☆ ان کے بطن میں وہ نور منتقل ہوا جو پوشیدہ تھا۔

Scanned with CamScanner

اللہ تعالیٰ جو قریب و مجیب ہے اس نے اس سید برگزیدہ حبیب کے ساتھ حضرت آمنہ کو ان عورتوں میں وہ خاص اور افضل و برتر مقام عطا فرمایا ہے جو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی زوجہ ہونے کی آرزو رکھتی تھیں اس لیے کہ حضرت آمنہ نسب میں اپنی قوم سے افضل ہیں اور اصل فرع میں اپنی قوم سے پاکیزہ تر اور طیب ہیں۔

اللہ تعالیٰ جب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے بطن مبارک میں آپ کے پیدا کرنے کا ارادہ کیا تو وہ ماہ رجب میں جمعہ کی رات تھی، اللہ تعالیٰ نے جنت کے خازن رضوان کو اس رات میں یہ حکم دیا کہ جنت الفردوس کو کھول دے اور زمین و آسمان میں یوں منادی کی جائے۔

اے زمین و آسمان کے رہنے والو، سن لو اور جان لو کہ وہ نور مخزون و مستور (چھپا ہوا خزانہ) جس سے نبی ہادی پیدا ہوگا آج رات اپنی والدہ ماجدہ کے بطن میں قرار پکڑے گا جس میں آپ کی خلقت (پیدائش) کامل ہوگی اور وہ نبی اپنی ماں کے پیٹ سے لوگوں کی طرف ایسے حال میں ظہور کرے گا کہ بشارت دینے والا اور ڈر سنانے والا ہوگا۔

حضرت کعب الاحبار کی روایت میں یہ ہے کہ اس رات آسمان اور اس کے چاروں طرف اور زمین اور اس کے اجزاء میں یہ نداء کی گئی۔

وہ نور مکنون جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسد شریف کی صورت ہوگی

آج کی رات اپنی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے بطن میں قرار پکڑے گا۔

اُس دن دنیا کے تمام بت صبح کے وقت اوندھے پائے گئے۔

قریش میں سخت قحط کا عالم تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نور مبارک کے صدقے زمین سرسبز ہوگی اور درختوں پر پتے نکلنے لگے، قریش کے پاس ہر طرف سے خیر کثیر آئی۔

جس وقت حضرت آمنہ حضور نبی مکرم، نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاملہ ہوئیں تو آپ بیان فرماتی ہیں میں نے جیسے خواب دیکھا کہ کسی نے مجھ سے کہا آپ اس امت کے سید (سردار) کے ساتھ حاملہ ہوئی ہیں۔

آپ فرماتی ہیں مجھے اس بات کا علم نہیں کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاملہ ہوگی ہوں اور نہ میں نے اس حمل سے کچھ بوجھ محسوس کیا اور نہ میں نے کسی ایسی چیز کی خواہش پائی جیسا کہ عام طور پر حاملہ عورتوں کا ہر ایک چیز کھانے کو دل کرتا ہے مگر میں نے اتنی بات دیکھی کہ میرا حیض موقوف ہوگیا ہے اور کوئی آنے والا میرے پاس آیا کہ میں کچھ سو رہی تھی اور کچھ بیدار ہوئی تھی اس نے مجھ سے پوچھا کیا آپ کو اس امر کا علم ہوگیا ہے کہ آپ سید الانام کے ساتھ حاملہ ہوئی ہیں پھر اس آنے والے نے مجھے یہاں تک مہلت دی کہ جس وقت میرے جنم دینے کا وقت قریب آیا تو اس نے مجھ سے کہا کہ اس طرح کہو۔

Scanned with CamScanner

میں اپنے اس لخت جگر، نور نظر کو اللہ وحدہ لاشریک لہ کی پناہ میں دیتی ہوں ہر اس شخص کے شر سے جو حسد کی آگ میں مبتلا ہے۔

پھر مجھے یہ حکم دیا گیا کہ میں ان کا نام محمد رکھوں۔

امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم ۹ ماہ کامل اپنی والدہ ماجدہ کے بطن مبارک میں رہے اس دوران درد سر، ہاتھ پیر کی تکلیف، اور پیٹ کی آنتوں کی تکلیف کی وہ شکایت نہیں کرتی تھیں اور نہ کسی قسم کی ریح کی شکایت نہ ہی کوئی ایسی شکایت جو بالعموم عورتوں کو لاحق ہوتی ہے

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں میں نے اس حمل سے زیادہ ہلکا حمل کسی عورت میں نہیں دیکھا اور نہ ہی اس سے زیادہ عظیم برکت والا کسی کا حمل دیکھا۔

جب حضرت آمنہ کے جنم دینے کا وقت آیا تو اللہ تعالیٰ نے ملائکہ سے فرمایا:

آسمان کے تمام دروازے کھول دو اور ساتوں جنتوں کے بھی سارے دروازے کھول دو۔

اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت اور کرامت کی وجہ سے آپ کی پیدائش کے سال دنیا کی تمام عورتوں کو اولاد نرینہ سے نوازہ۔

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں پھر مجھے وہ دردزہ ہوا جو حاملہ عورتوں کو ہوتا ہے میرا حال نہ کسی مرد نے جانا اور نہ کسی عورت کو معلوم ہوا میں اس وقت گھر میں

تنہا تھی جبکہ حضرت عبدالمطلب اس وقت طواف کعبہ میں تھے۔

میں نے ایک عظیم آواز سنی جیسے دیوار گرتے وقت دھم سے ہوتی ہے ایسا عظیم امر دیکھا جس نے مجھے ڈرا دیا اس کے بعد ایک سفید پرندے نے اپنا بازو میرے دل پر مل دیا، اس کے بازو ملنے سے اس وقت جو رعب میرے دل پر تھا جاتا رہا اور ایک قسم کا درد جو میں محسوس کرتی تھی چلا گیا، میں نے پینے والی سفید چیز کا برتن دیکھا میں نے اس میں سے پی لیا پھر میرے پاس ایک ایسا نور آیا جو بلند تھا۔

پھر میں نے ایسی دراز قد عورتیں دیکھیں جو کھجور کے درختوں کی طرح دراز تھیں گویا عبدالمناف کی بیٹیوں میں سے تھیں ان عورتوں نے چاروں طرف سے مجھے گھیر لیا میں حیران ہو رہی تھی اور دل میں " واغوثاہ " کہتے ہوئے سوچ رہی تھی کہ ان عورتوں نے میرا حال کہاں سے معلوم کر لیا جو میرے پاس آئی ہیں۔

ان عورتوں نے مجھ سے کہا ہم آسیہ (فرعون کی بیوی) اور مریم بن عمران (حضرت عیسی علیہ السلام کی والدہ ماجدہ) ہیں اور ہمارے ساتھ یہ عورتیں حور عین ہیں مجھ پر امر سخت ہو گیا اور پہلے جو آواز دھم سے میں نے سنی تھی اس سے زیادہ ہولناک آواز میں ہر گھڑی سنتی تھی میں جبکہ اُسی حالت میں تھی تو میں نے یکا یک سفید دیباج پایا (جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پھیلایا گیا تھا) اس دوران میں نے سنا کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے۔

جس وقت یہ پیدا ہوں تم دونوں ان کو آدمیوں کی آنکھوں سے علیحدہ کر لو، میں نے

Scanned with CamScanner

مردوں کو دیکھا کہ ہوا میں کھڑے ہیں اوران کے ہاتھوں میں چاندی کی ابریقین ہے (مردوں کی شکل میں ملائکہ تھے) پھر میں نے پرندوں کی ٹکڑی دیکھی جو آ گے سے آئی وہ پرندے اتنے کثیر تھے کہ انہوں نے میرے حجرہ کو ڈھانپ لیا ان پرندوں کی چونچیں زمرد کی تھیں اوران کے بازو یاقوت کے تھے اللہ تعالیٰ نے میری نظروں سے حجاب اٹھا دیئے میں نے زمین کے مشرقوں اور مغربوں کو دیکھا پھر میں نے تین جھنڈے دیکھے جو نصب کیے گئے تھے ایک جھنڈا مشرق میں، ایک جھنڈا مغرب میں تھا اور ایک جھنڈا کعبہ کی چھت پر قائم تھا۔

اس کے بعد مجھے دردزہ شروع ہوا اور میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جنم دیا۔

جس وقت حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جنم دیا تو جسم اطہر سے ایسا نور نکلا جس سے ملک شام کے محلات روشن ہوگے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ نے انہیں اپنے مقام پر بیٹھے دیکھ لیا۔

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میں نے اپنے بیٹے کو جنم دیا تو میں نے آپ کی طرف دیکھا تو آپ کو سجدہ میں پایا، تضرع اور عاجزی کرنے والے کی طرح آپ نے اپنی شہادت کی انگلیوں کو آسمان کی طرف اٹھا رکھا تھا اور باقی انگلیاں بند کر لی تھیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مٹھی خاک لی اور اپنا سر اقدس آسمان کی طرف اُٹھایا۔

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب حضور تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

کی ولادت باسعادت کا وقت قریب آیا تو میں نے دیکھا کہ مکان سے نور معمور ہو گیا اور تارے اتنے قریب ہو گئے کہ مجھے یوں لگا جیسے میرے اوپر گر پڑیں گے۔

پھر آسمان سے سفید بادل آیا اس نے آپ کو ڈھانپ کر مجھ سے غائب کر دیا اور یہ نداء آئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو زمین کے مشرکوں ومغربوں کا طواف کراؤ اور آپ کو سمندروں میں داخل کرو تاکہ سمندر کی مخلوق آپ کے نام مبارک کو پہچان لے اور آپ کی صفت کو پہچان لے اور اس امر کو پہچان لے کہ آپ کا سمندر میں نام ماحی ہے کفر اور شرک سے کوئی شے باقی نہ رہے گی مگر آپ کے زمانے میں سمیٹ دی جائے گی، پھر وہ بادل بہت جلد آپ سے ہٹ گیا۔

یہی حدیث مختلف انداز پر مگر اضافات کے ساتھ صاحب ''السعادۃ البشریٰ'' نے بھی روایت کی ہے کہ جب سفید بادل نے آپ کو ڈھانپ لیا اور آپ مجھ سے غائب ہو گئے تو اس دوران آنے والی نداء میں یہ بھی شامل تھا کہ ہر ایک ذی روح کے سامنے جو جن اور انسان اور فرشتے اور پرندوں سے ہے آپ کو پیش کرو اور آپ کو حضرت آدم علیہ السلام کا خلق، حضرت شیث علیہ السلام کی معرفت، حضرت نوح علیہ السلام کی شجاعت، حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خلت، حضرت اسماعیل علیہ السلام کی زبان، حضرت اسحاق علیہ السلام کی رضا، حضرت صالح علیہ السلام کی فصاحت، حضرت لوط علیہ السلام کی حکمت، حضرت یعقوب علیہ السلام کی بشارت، حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شدت قوت، حضرت ایوب علیہ السلام کا صبر،

Scanned with CamScanner

حضرت یونس علیہ السلام کی اطاعت، حضرت یوشع علیہ السلام کا جہاد، حضرت داؤد علیہ السلام کی آواز، حضرت دانیال علیہ السلام کی حُب، حضرت الیاس علیہ السلام کا وقار، حضرت یحییٰ علیہ السلام کی عصمت، حضرت عیسی علیہ السلام کا زہد عطا کرو اور جمیع انبیاء علیہم السلام کے اخلاق آپ کو عطا کرو۔

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب وہ بادل مجھ سے ہٹ گیا تو میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ ایک ایسے سبز حریر کو پکڑے ہوئے ہیں کہ لپیٹنے کے طور پر سخت لپیٹا ہوا ہے اور اس حریر سے پانی نکل رہا ہے اور کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے، محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام دنیا پر قبضہ کرلیا ہے اور اہل دنیا میں سے کوئی مخلوق نہ رہی مگر آپ کے قبضہ میں خوشی سے داخل ہوگئی۔

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں پھر میں نے آپ کی طرف دیکھا تو آپ کو چودھویں رات کے چاند کی طرح پایا اور آپ سے مشک ازفر کی طرح مہک آرہی تھی اس دوران میں نے تین آدمیوں کو دیکھا ایک کے ہاتھ میں چاندی کی ابریق تھی دوسرے کے ہاتھ میں سبز زمرد کا طشت تھا تیسرے کے ہاتھ میں سفید حریر تھا ،اس نے اس حریر کو پھیلایا اور اس میں سے ایک ایسی مہر نکالی کہ دیکھنے والوں کی بینائی اس کے نور سے متحیر ہوتی ہیں پھر اس ابریق سے آپ کو سات بار غسل دیا پھر آپ کی دونوں شانوں کے درمیان اس مہر سے مہر لگادی اور آپ کو حریر میں لپیٹ دیا پھر آپ کو اٹھایا اور اپنے بازوؤں کے درمیان ایک ساعت رکھا پھر آپ کو

میری طرف پھیر دیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے حال میں پیدا ہوئے کہ ختنہ کیے ہوئے اور ناف بریدہ تھے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم، نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے رب کے پاس میری بزرگی سے یہ امر ہے کہ میں ختنہ کیے ہوئے پیدا ہوا ہوں اور کسی شخص نے میری شرم گاہ کو نہیں دیکھا۔

شب ولادت رونما ہونے والے عجائبات:

جس رات حضور تاجدار کائنات، شہنشاہ موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی ایوان کسریٰ لرز اٹھا اور اس کے چودہ کنگرے گر گے، بحیرہ ساوہ خشک ہوگیا اور فارس کے آتشکدہ کی آگ بجھ گئی حالانکہ وہ ایک ہزار سال سے روشن تھی اور اسے کبھی بھی بجھنے نہیں دیا تھا بت اوندھے میں نیچے گر گئے اگر کوئی پکڑ کر سیدھا کرتا تو تھوڑی دیر بعد پھر گر جاتے۔

(ماخوذ از، المواهب الدنيه، الوفا، الخصائص الكبرى)

شکم مادر سے دنیا میں تشریف لاتے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا عالم:

اس بارے میں مختلف روایات ہیں جن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کیفیات بیان ہوئی ہیں حضرت آمنہ بنت وہب رضی اللہ عنہا نے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا تو

Scanned with CamScanner

آپ کے ساتھ ایسا نور نکلا جس سے مشرق ومغرب کے درمیان ہر شے روشن ہو گئی اور آپ شکم مادر سے دنیا میں اس عالم میں تشریف لائے کی آپ دونوں ہاتھوں پر ٹیکا دیئے ہوئے تھے آپ نے ایک مٹھی خاک لی اور اپنا سر اقدس آسمان کی طرف اُٹھایا۔

جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم زمین پر واقع ہوئے ایسے حال میں کہ اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کو بند کیے ہوئے تھے اور شہادت کی انگلی سے اس طور پر اشارہ فرما رہے تھے جیسے تسبیح پڑھنے والا شہادت کی انگلی سے اشارہ کرتا ہے۔

(المواهب الدنيه ، الجز اول، صفحه ۸۸)

حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب کی عصمت وعظمت:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں حضرت آدم علیہ السلام سے اب تک بذریعہ نکاح ہی منتقل ہوا ہوں میرے اجداد کی نسل میں زنا نہیں ہوا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی مکرم، نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نکاح ہی کے ذریعہ ظاہر ہوا ہوں اور حضرت آدم علیہ السلام سے والدین تک پورے سلسلہ نسل نے تخلیق اولاد میں بُرا طریقہ اختیار نہیں کیا اور نہ

ہی عہد جہالیت کی بدی نے اس پیدائشی نظام کو متاثر کیا۔

(الخصائص الكبرى، الجز اول، صفحه ۹۴)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی رحمت، شفیع امت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے والدین زنا اور بدکاری سے محفوظ رہے اللہ تعالی مجھے پاک پشتوں سے پاک رحموں کی طرف منتقل کرتا رہا، میں ہمیشہ طیب و طاہر رہا جب بھی دو گروہ ہوئے تو میں ان میں سے بہتر گروہ میں رہا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالی نے سات آسمان پیدا فرمائے اس میں سب سے اونچے آسمان کو پسند کیا اور اس میں (اپنی شان کے لائق) قرار پکڑا، اور باقی آسمانوں میں جس مخلوق کو چاہا ٹھہرایا پھر مخلوق کو پیدا کیا تو اس سے بنی آدم کو پسند کیا اور بنی آدم سے عرب کو پسند کیا اور عرب سے مضر کو اور مضر سے قریش کو اور قریش سے بنی ہاشم کو اور بنی ہاشم سے مجھے پسند کیا پس میں اول تا آخر بہتر سے بہتر کی طرف رہا، پس جو عرب سے محبت رکھے گا میری محبت کی وجہ سے ہی ان سے محبت رکھے گا اور جو ان سے بغض رکھے گا تو میرے بغض کی وجہ سے ہی ان سے بغض رکھے گا۔

(دلائل النبوت، صفحه ۷۹)

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے حضور تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالی نے حضرت اسماعیل علیہ

Scanned with CamScanner

السلام کی اولاد میں سے کنانہ کو بزرگی عطا کی اور بنو کنانہ میں سے قریش کو بزرگی عطا کی اور قریش میں سے بنو ہاشم کو بزرگی عطا کی اور بنو ہاشم میں سے مجھے بزرگی عطا کی۔

(صحیح مسلم، کتاب الفضائل ، باب فضل نسب النبی ﷺ ،رقم الحدیث ۵۹۳۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بنی آدم کے اول سے لے کر آخر تک بہترین قرنوں میں سے میں بہتر قرن میں بھیجا گیا ہوں یہاں تک کہ میں اس قرن میں ہوا ہوں۔

(صحیح بخاری، کتاب المناقب، بابا صفة النبی ﷺ، رقم الحدیث ۳۵۵۷)

اسم محمد کی برکات:

حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی ولادت باسعادت کے ساتویں روز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا حضرت عبدالمطلب نے عقیقہ کیا اور برادری کو کھانے پر بلایا تو کھانے سے فراغت کے بعد انہوں نے کہا۔ اے سردار آپ نے اپنے پوتے کا نام کیا رکھا ہے؟

عبدلمطلب نے بتایا میں نے اس کا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم رکھا ہے، قریشی مہمانوں نے کہا اپنے ہاں کے خاندانی ناموں سے کیوں انحراف کیا؟ فرمایا: میری خواہش ہے کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں میں اس کی مدح فرمائے اور زمین پر مخلوق اس کی مدح

کرے۔

(الخصائص الکبری، الجز اول، صفحہ ۱۱۷)

علامہ سید احمد عابدین لکھتے ہیں اس اسم گرامی (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی فضیلت میں بہت سی احادیث اور اخبار مشہور آئی ہیں ان میں سے چند یہ ہیں

1۔حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم، میں اس شخص کو جہنم کی آگ میں عذاب نہیں دوں گا جس کا نام آپ کے اسم گرامی پر ہوگا۔

یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشہور اسم گرامی احمد ومحمد کے مطابق ہوگا۔

2۔کوئی سا بھی دسترخوان بچھایا جائے وہ اس وقت مکمل ہوگا جب اس پر کوئی محمد و احمد نام والا کھانے کے لیے بیٹھے گا۔

3۔دو شخص اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے کر دیئے جائیں گے جن میں سے ایک کا نام محمد اور دوسرے کا احمد ہوگا پھر اللہ تعالیٰ ان دونوں کو جنت میں جانے کا حکم عطا فرمائے گا، دونوں عرض کریں گے مولا کریم ہمیں جنت کا مستحق کیونکر اور کس وجہ سے کیا گیا حالانکہ ہم نے ایسے اعمال نہیں کیے جن کی جزاء اور بدلہ جنت ہو؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم دونوں جنت میں داخل ہو جاؤ کیونکہ میں نے اپنی ذات پر قسم اٹھا رکھی ہے کہ کسی ایسے شخص کو جہنم میں داخل نہیں کروں گا جس کا نام احمد یا محمد ہوگا۔

Scanned with CamScanner

4۔اللہ تعالیٰ نے بعض فرشتے زمین پر سیاحت کے لیے مقرر فرما رکھے ہیں جن کی عبادت یہ ہے کہ وہ اس گھر کی حفاظت کرتے ہیں جس میں کوئی شخص احمد یا محمد نام کا رہتا ہے۔

5۔قیامت کے دن ایک پکارنے والا پکارے گا سنو جس کا نام محمد ہے وہ جنت میں داخل ہو جائے۔

یہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پاک کی کرامت کی وجہ سے ہوگا۔

علامہ شہاب فرماتے ہیں یہ ایسی بات نہیں جو محض قیاس سے کہی جاسکتی ہو لہذا یہ حدیث ہے اور اس کا حکم مرفوع حدیث کا ہے اور یہ جو کہا جاتا ہے کہ اس قسم کی احادیث سے اس نام والا عملی طور پرست بلکہ بے عمل ہو جائے گا تو اس قول کی طرف توجہ نہیں کرنی چاہیے۔

6۔اللہ تعالیٰ اسم محمد (والے شخص) کو کہے گا جب تو میری نافرمانی کرتا تھا تو تجھے شرم نہیں آتی تھی حالانکہ تیرا نام محمد تھا میں تجھے عذاب دینے سے شرماتا ہوں کیونکہ تیرا نام میرے حبیب کے نام پر ہے، فرشتو اسے جنت کی طرف لے جاؤ۔

7۔روح البیان میں ہے جس شخص کی بیوی حاملہ ہو اور دوران حمل اس بات پر ان کا اتفاق ہو جائے کہ نومولود کا نام محمد ہوگا تو اللہ تعالیٰ ان کو لڑکا عطا فرمائے گا۔

8۔جس شخص کا ہر بچہ پیدا ہوتے ہی فوت ہو جاتا ہو یا قبل از وقت گر جاتا ہو تو وہ اللہ تعالیٰ سے وعدہ کرلے کہ اب جو بچہ تو عطا کرے گا میں اس کا نام محمد رکھوں گا تو

وہ زندہ رہے گا۔ان شاءاللہ

(نثر الدرر، صفحہ ۷۵)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اقدس کی خوشبو:

اگرچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم امت کے لیے خوشبو کا استعمال کیا ہے مگر آپ کے جسم اقدس سے قدرتی خوشبو آتی تھی اور یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ تھا اس خوشبو سے بڑھ کر دنیا کی کوئی خوشبو نہیں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اگر کسی راستے سے گزر جاتے تو وہ خوشبودار ہو جاتا اگر کسی سے مصافحہ فرماتے تو وہ سارا دن حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے دست اقدس کی خوشبو اپنے ہاتھوں میں محسوس کرتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خوشبودار پسینہ لے کر لوگ اپنی خوشبوؤں میں ملاتے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے کسی قسم کے ریشم کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلی سے نرم وملائم نہیں پایا اور نہ ہی میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینہ کی خوشبو جیسی کوئی خوشبو سونگھی۔

(صحیح بخاری، کتاب الفضائل، باب صفة النبی ﷺ، رقم الحدیث ۳۵۶۱)

صحیح مسلم کی روایت میں ہے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی خوشبو جتنی پاکیزہ خوشبو نہ عنبر کی تھی نہ مشک کی۔

Scanned with CamScanner

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں چند مخصوص علامتیں تھیں جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کوئی راستہ طے فرماتے تو وہ جسم اطہر کی خوشبو سے مہک جاتا اور لوگ جان لیتے کہ آپ اس راہ سے گزرے ہیں اور کسی پتھر یا درخت کے پاس سے گزرتے تو وہ سجدہ کرتے۔

(الخصائص الکبری، الجز اول، صفحہ ۱۴۵)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جارہا تھا کہ آپ نے فرمایا: میرے قریب آؤ تو میں قریب ہوگیا اور ایسی تیز مہک اور لطیف خوشبو آپ کے جسم سے خارج ہورہی تھی کہ مشک وعنبر کی خوشبو بھی ایسی نہ تھی۔

(الخصائص الکبری، الجز اول، صفحہ ۱۴۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنی بیٹی کی شادی کررہا ہوں آپ اس میں میری مدد فرمائیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اس وقت تو کچھ موجود نہیں لیکن تم کھلے منہ کی شیشی اور ٹہنی لاؤ۔ وہ شخص دونوں چیزیں لایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کلائیوں سے پسینہ پونچھ کر شیشی کو بھر دیا۔ آپ نے فرمایا: یہ شیشی اپنی بیٹی کو دو اور کہو کہ یہ لکڑی شیشی میں ڈبو کر خوشبو لگائے، چنانچہ لڑکی نے ایسا ہی کیا اور اس وجہ سے اس کے گھر کی شہرت بیت المطیبین (خوشبوں

والا گھر) کے نام سے ہوگئی۔

(الخصائص الکبری، الجز اول، صفحہ ۱۴۶)

علماء کرام فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینہ مبارک کی خوشبو اس عورت کی اولاد میں بھی منتقل ہوگئی ہے اور قیامت تک اس نسل سے پیدا ہونے والوں کے بدن سے خوشبو آتی رہے گی اور بہت سے بزرگان دین نے اس عورت کی نسل کے افراد کی روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب زیارت کی ہے ان کے بدن سے دنیا کی تمام خوشبوؤں سے بہتر خوشبو آرہی تھی۔

ام عاصم زوجہ عتبہ بن فرقد سلمی سے روایت ہے حضرت عتبہ کے پاس ہم چار عورتیں تھیں ہر ایک کی کوشش ہوتی کہ سب سے اچھی خوشبو استعمال کرے جبکہ حضرت عتبہ صرف داڑھی کی تدہین (لگانا ملنا) کیا کرتے تھے ان کی خوشبو ہم سب سے بہتر رہتی تھی جب حضرت عتبہ باہر نکلتے تو لوگوں میں تعریف ہوتی کہ عتبہ سب سے بہتر عطر استعمال کرتے ہیں میں نے ایک دن حضرت عتبہ سے کہا، ہم کوشش کرتے ہیں کہ بہترین خوشبو استعمال کریں لیکن آپ ہم سے بڑھ جاتے ہیں ایسا کیوں ہے؟ انہوں نے کہا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کیچڑ میں گر گیا میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور واقعہ عرض کیا، آپ نے فرمایا: کپڑے اتار دو، میں کپڑے اتار کر سامنے بیٹھ گیا البتہ شرم گاہ کو کپڑے سے ڈھانپ لیا تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ دم کیے اور میری پیٹھ پر اور

Scanned with CamScanner

پیٹ پر مسح فرمایا تھا، اس دن سے میرے اندر یہ خوشبو بھڑک اٹھی ہے۔

(المواھب الدنیہ، الجز دوم، صفحہ ۵۵۸)

وجہ تخلیق کائنات:

حضور تاجدار انبیاء، خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم وجہ تخلیق کائنات ہیں اگر اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کو پیدا نہ کیا ہوتا تو نہ زمین و آسمان بناتا نہ جنت و دوزخ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت جبرائیل علیہ السلام بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کی اے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کا رب فرماتا ہے اگر میں نے حضرت ابرہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل بنایا ہے تو میں نے آپ کو اپنا حبیب بنایا ہے میں نے کوئی ایسی شے تخلیق نہیں کی جو میرے نزدیک آپ سے زیادہ معزز ہو میں نے دنیا اور اہل دنیا کو اس لیے تخلیق کیا ہے تاکہ انہیں آپ کی اس رفعت و عظمت کی پہچان کراؤں جو میری بارگاہ میں ہے اگر میں آپ کو پیدا نہ کرتا تو میں دنیا کو ہی پیدا نہ کرتا۔

ایک دوسری روایت میں ہے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو میں زمین و آسمان کو پیدا نہ کرتا، میں طول و عرض کی تخلیق نہ کرتا، میں کسی کو جزاء وسزا نہ دیتا، میں جنت و دوزخ کو پیدا نہ کرتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہ

ہوتے تو میں سورج و چاند کو پیدا نہ کرتا۔

(حجة الله علی العالیمن، الجز اول، صفحہ ۱۱۷)

حضرت حلیمہ سعدیہ کی سعادت:

حضور تاجدار عرب و عجم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرنے کی سعادت حضرت حلیمہ سعدیہ کے حصہ میں آئی جب حضرت حلیمہ مکہ شریف میں حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو لینے کے لیے آئیں تو وہ قحط سالی کا زمانہ تھا حضرت حلیمہ سعدیہ کی اونٹنی ایک قطرہ بھی دودھ نہ دیتی تھی اور آپ اپنے بیٹے کے ساتھ ساری رات بھوک کی وجہ سے سو نہ سکیں کیونکہ آپ کی اونٹنی دودھ نہ دیتی تھی کہ اسے پی کر سو سکیں۔

حضرت حلیمہ سعدیہ فرماتی ہیں جب ہم آپ کے گھر پہنچے تو میں نے دیکھا کہ آپ ایسے صوف کے پارچہ میں لپیٹے ہوئے ہیں جو دودھ سے زیادہ سفید تھا آپ سے مشک کی خوشبو آرہی تھی آپ کے نیچے سبز حریر بچھا ہوا تھا آپ اپنی پشت مبارک پر سو رہے تھے آپ کے حسن و جمال کے باعث میں آپ کو جگانے سے ڈری آہستہ سے آپ کے قریب گئی پھر میں نے آپ کے سینہ مبارک پر ہاتھ رکھا تو آپ نے اس طور پر تبسم فرمایا کہ ہنس رہے تھے پھر آپ نے اپنی دونوں آنکھیں کھول دیں تاکہ میری طرف دیکھیں اس وقت آپ کی دونوں آنکھوں سے ایک نور نکلا حتی کہ وہ نور آسمان میں داخل ہوا اس وقت میں اس نور کو دیکھ رہی تھی میں نے آپ کی

Scanned with CamScanner

دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا پھر میں نے آپ کو اپنی دائیں چھاتی دے دی آپ نے جتنا دودھ چاہا میری چھاتی سے اُتر آیا پھر میں نے آپ کو بائیں چھاتی کی طرف پھیرا لیکن آپ نے دوسری چھاتی کا دودھ پینے سے انکار کر دیا۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

میرا شوہر ہماری اس اونٹنی کے پاس گیا جو ایک قطرہ بھی دودھ نہ دیتی تھی یکا یک اس کے تھن دودھ سے بھرے ہوئے پائے میرے شوہر نے اتنا دودھ دوہا کہ میں نے اور میرے شوہر نے سیراب ہو کر پیا اور ہماری رات اچھی گزری، میرے شوہر نے کہا۔

واللہ اے حلیمہ مجھے یقین ہے کہ تو نے ایک مبارک ذات کو پایا ہے کیا تو نے نہیں دیکھا کہ کس خیر و برکت کے ساتھ ہم نے رات بسر کی ہے۔

حضرت حلیمہ سعدیہ فرماتی ہیں جب ہم بنی سعد کے علاقہ میں پہنچے تو میرے علم کے مطابق اللہ تعالیٰ کی زمینوں میں بنی سعد کی زمین سے زیادہ قحط ناک زمین کوئی نہ ہوگی لیکن جب سے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر آئے، میری بکریاں شام کو باہر سے چر کر گھر آتی تھیں تو دودھ سے بھری ہوئی ہوتیں، ہم ان کا دودھ دوہتے اور پیتے تھے ہماری نسبت دوسروں کی بکریوں سے دودھ کا ایک قطرہ نہیں آتا تھا، وہ اپنے چرواہوں سے کہتے کہ جہاں بنت ابوذویب کی بکریاں چراتی ہیں تم بھی وہیں چراؤ پھر بھی ان کی بکریاں شام کو بھوکی لوٹتی تھیں اور دودھ کا

ایک قطرہ نہیں دیتی تھیں اور میری بکریاں شام کو جو واپس آتیں تو ان کا پیٹ بھرا ہوتا اور ان میں دودھ بھی کثیر ہوتا۔

اللہ تعالیٰ نے جو برکت حلیمہ سعدیہ کے لیے پیدا فرمائی تھی اس برکت کی نیکی اللہ ہی کے لیے ہے جس سے حلیمہ کے اونٹ، بکریاں اور دوسرے جانور کثیر ہو گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دم قدم سے حضرت حلیمہ کی قدر رفیع ہو گئی اور انہیں اپنی قوم میں عزت و بزرگی ملی، حضرت حلیمہ سعدیہ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے جو خیر و برکت ملی اور خوش بختی اور خیر و کثیر عطا ہوا حضرت حلیمہ سعدیہ کو ہمیشہ اس کا احساس رہا۔

(المواهب الدنیه ، الجز اول،صفحه۱۰۴)

بیماروں کو شفا:

حضرت حلیمہ فرماتی ہیں جب سے آپ میرے گھر میں تشریف لائے بنی سعد کا کوئی گھر ایسا نہ تھا جہاں سے مشک کی بو نہ آتی ہو آپ کی محبت لوگوں کے دلوں میں ڈال دی گئی اور نوبت یہاں تک پہنچی کہ بنی سعد میں سے اگر کسی کے جسم میں کوئی بیماری پیدا ہوتی تو آپ کا دست مبارک اس تکلیف کی جگہ رکھا جاتا اللہ تعالیٰ کے حکم سے اسے جلد شفا ہو جاتی، اسی طرح اگر کوئی اونٹ یا بکری بیمار ہو جاتی تو آپ کے دست مبارک سے اس کو شفا ہو جاتی۔

(المواهب الدنیه، الجز اول، صفحه۱۰۶)

Scanned with CamScanner

چاند کو اشارے:

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے بارگاہ نبوت میں عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے دین میں داخل ہونے کی دعوت مجھے تو آپ کی نبوت کی نشانیوں نے دی تھی میں نے دیکھا آپ گہوارے میں چاند سے باتیں کرتے اور اپنی انگلی سے اس کی طرف اشارہ کرتے اور جس طرف اشارہ کرتے چاند جھک جاتا تھا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں چاند سے باتیں کرتا تھا اور چاند مجھ سے باتیں کرتا تھا اور وہ مجھے رونے سے بہلاتا تھا اور اس کے عرش الٰہی کے نیچے سجدہ کرتے وقت میں اس کے تسبیح کرنے کی آواز کو سنتا تھا۔

(الخصائص الکبری، الجز اول، صفحہ ۱۲۳)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کا ایمان لانا:

جس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی والدہ ماجدہ کے شکم اطہر میں تشریف فرما تھے تو آپ کے والد ماجد حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ وصال فرما گئے تھے اور جب آپ کی عمر مبارک چھ سال ہوئی تو آپ کی والدہ ماجدہ آپ کو اپنے ماموں کے پاس لے گئیں جو بنی عدی بن النجار سے مدینہ طیبہ میں تھے اس وقت آپ کے ساتھ حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا تھیں وہاں آپ ایک ماہ تک ٹھہرے واپسی پر مقام ابواء پر حضرت آمنہ رضی اللہ

عنہا وفات پا گئیں۔

چالیس سال کی عمر میں جب حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے اعلان نبوت فرمایا تو اس کے بعد اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کو زندہ کر کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کی سعادت عطا فرمائی۔

علامہ التلمسانی فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ کا اسلام لانا صحیح سند سے ثابت کیا گیا ہے اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد کا مشرف با اسلام ہونا بھی صحیح حدیث سے ثابت ہے ان دونوں کو ان کے انتقال فرما جانے کے بعد زندہ کیا گیا، انہیں حیات نو عطا کر کے اسلام کی دولت سے مالا مال کرنا یہ صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت افزائی اور شرافت و کرامت کے لیے تھا۔

(حجة الله علی العالمین، الجز اول، صفحه ٦٥٨)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام حجۃ الوداع میں ہم کو حج کے لیے لے گئے مجھے اس راستہ سے لے گئے جو عقبۃ الحجون کی طرف جاتا ہے اس وقت آپ رو رہے تھے اور سخت حزین و غمگین تھے آپ کے رونے کی وجہ سے میں بھی روئی پھر آپ اونٹ پر سے اترے اور مجھے فرمایا: اے حمیرا تم کوئی شے پکڑ لو تا کہ گرنے سے بچو میں نے اونٹ کے پہلو پر کمر ٹیک دی آپ دیر تک وہاں ٹھہرے رہے پھر آپ پلٹ کر میری طرف تشریف لائے اس وقت آپ بہت خوش ہوئے تھے اور تبسم فرما رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

Scanned with CamScanner

فرمایا: میں اپنی والدہ ماجدہ کی قبر پر گیا اور میں نے اپنے رب سے یہ سوال کیا کہ تو ان کو زندہ کر دے اللہ تعالیٰ نے میری والدہ کو میرے لیے زندہ کر دیا وہ مجھ پر ایمان لے آئیں پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو ان کی موت کی حالت میں پھیر دیا۔

(المواهب الدنیه، الجز اول، صفحه ۱۱۷)

اسی طرح حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول مکرم، نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کی بارگاہ میں عرض کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین کو زندہ کیا جائے اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کو قبول فرمایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کو زندہ کیا اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے۔

(حجة الله علی العالمین، الجز اول،صفحه۶۵۷)

حضرت عبدالمطلب کی مسند:

حضرت عبدالمطلب کے لیے خانہ کعبہ کے سایہ میں مسند لگائی جاتی اس مسند پر کوئی بھی ان کی اولاد میں سے نہ بیٹھتا تھا مگر جب حضور علیہ الصلوۃ والسلام تشریف لاتے تو آپ اسی مسند پر جلوہ فرما ہوتے آپ کے چچوں میں سے کوئی آپ کو وہاں سے اٹھانے کی کوشش کرتا تو حضرت عبدالمطلب فرماتے، میرے بیٹے کو چھوڑ دو کہ وہ مسند پر بیٹھا رہے وہ اپنی ذات کے بارے میں شعور اور معرفت رکھتا ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ ایسے مرتبہ اعلیٰ پر پہنچے گا کہ نہ

اس سے پہلے کوئی پہنچا نہ بعد میں پہنچ سکے گا، اور فرماتے بلاشبہ میرے اس بیٹے کی بڑی شان ہے۔

(الخصائص الکبری، الجز اول، صفحه ۱۶۵)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم ابی طالب کی کفالت میں:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضرت عبدالمطلب کا وصال ہو گیا تو جناب ابو طالب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پاس لے آئے اور آپ انہیں کے پاس رہتے (اس وقت آپ کی عمر مبارک آٹھ سال تھی) ابو طالب کے پاس گو مال و دولت نہ تھی اور نہ رزق و روزی کی فراوانی، مگر ان کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اتنی محبت تھی کہ اولاد سے بھی اس قدر نہ تھی اور ہمیشہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پاس سلاتے اور جدھر جاتے آپ کو ساتھ رکھتے تھے اور آپ کے ساتھ ان کو وہ الفت و محبت ہو گئی کہ ایسی الفت و محبت، اتنا عشق و اُنس اور کسی شے بھی ان کو نہیں تھا آپ کے لیے مخصوص طعام کا اہتمام فرماتے، جب باقی گھر والے مل کر کھاتے یا الگ الگ تو اُن کا پیٹ پُر نہیں ہوتا تھا اور جب رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ کھاتے تو سب سیر ہو کر کھاتے حتیٰ کہ جب گھر والے سرکار کی تشریف آوری سے قبل کھانا کھانے لگتے تو آپ انہیں کہتے جب تک میرے بیٹے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) تشریف نہ لے آئیں کھانا شروع مت کرو جب آپ

Scanned with CamScanner

تشریف فرما ہوتے اور ان کے ساتھ کھانا کھاتے (تو جو کھانا انہیں کفایت بھی نہیں کرسکتا تھا) وہ اتنا بڑھ جاتا کہ بچ جاتا اور ختم ہونے پر نہیں آتا تھا اور جب آپ تشریف نہ لاتے اور ان کو شرف رفاقت نہ بخشتے تو وہ بھوکے رہ جاتے۔

ابو طالب آپ سے عرض کرتے تم بڑے برکت والے ہو (گویا بظاہر ہم تمعاری پرورش کررہے ہیں مگر درحقیقت تم ہماری پرورش کررہے ہو)

سب بچے صبح اُٹھتے تو آنکھوں پر غلیظ مواد جمع ہوتا اور بال پراگندہ ہوتے مگر جب حضور علیہ الصلوۃ والسلام بستر استراحت سے اٹھتے تو آنکھیں سرمگیں ہوتی اور بالوں پر قدرتی طور پر تیل لگا ہوتا۔

حضرت عمر بن سعد سے مروی ہے جناب ابو طالب نے فرمایا: میں سوق ذوالمجاز میں تھا اور میرے ساتھ میرے بھتیجے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) تھے مجھے پیاس لگی تو میں نے ان سے شدت عطش کی شکایت کی اور یہ اس لیے نہ تھا کہ میں نے ان کے پاس پانی دیکھا تھا بلکہ ویسے ہی اپنی تکلیف کا اظہار کیا بظاہر ہم دونوں ہی بھوک اور پیاس کی شدت سے دوچار تھے لیکن میرے عرض کرتے ہی سواری سے اترے اور پوچھا چچا واقعی بہت پیاس ہے میں نے عرض کیا ہاں بات تو اسی طرح ہے تو آپ نے زور سے ایڑی زمین پر ماری تو پانی کا چشمہ اُبل آیا اور فرمایا: اے چچا جان پیو تو میں نے اس چشمہ فیض سے پانی پی کر اپنی پیاس کو بجھالیا۔

(الوفا، صفحہ، ۱۶۷)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سفر شام:

حضرت ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب ابو طالب، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور قریش کے چند بوڑھے افراد کے ساتھ شام کے سفر پر روانہ ہوئے ایک مقام پر پڑاؤ کیا اس پڑاؤ پر ایک راہب آیا حالانکہ اس سے قبل ان کے پاس کبھی کوئی راہب ملنے نہیں آیا تھا یہاں پہنچ کر راہب کی نظریں کسی کو تلاش کرنے لگیں پھر یکبارگی اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک اپنے ہاتھ میں لے لیا اور کہنے لگا یہ فرزند سارے جہانوں کا سردار ہے یہ رب العالمین کا رسول ہے اس کو اللہ تعالیٰ رحمت اللعالمین بنا کر معبوث فرمائے گا یہ سن کر قریش کے بڑے بوڑھوں نے کہا تم کو یہ سب کس طرح معلوم ہوا؟ راہب نے کہا تمعاری جماعت جب گھاٹی سے نمودار ہوئی تو میں نے دیکھا کہ اس فرزند کے سامنے ہر درخت اور ہر پتھر سجدے میں گر جاتا ہے اور یہ نبی کے سوا کسی غیر نبی کو سجدہ نہیں کرتے اور میں نے ان کو شناخت اس طرح کیا کہ ان کے شانوں کے نچلے حصے میں سیب کی طرح کی مہر نبوت ہے، راہب نے اس جماعت کے لیے کھانے کا بندوبست کیا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر بادلوں کا سایہ کرنا خود اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا، قریش کے قیام کے دوران بحیرا برابر تاکید کرتا رہا کہ اس بچہ کو روم نہ لے جاؤ کیونکہ ان مخصوص علامات کو دیکھ کر وہاں کے لوگ پہچان لیں گئے اور اندیشہ ہے کہ قتل نہ کردیں، حسن اتفاق سے نو

Scanned with CamScanner

رومی اشخاص نمودار ہوئے بحیرا جا کر ان سے ملا، مقصد سفر دریافت کیا انہوں نے جواب دیا ہم اس نبی کی تلاش میں آئے ہیں جو عنقریب معبوث ہوا چاہتا ہے، ہم چاہتے ہیں کہ اس کے ظہور سے پہلے قتل کر دیا جائے۔

بحیرا نے کہا تم نے کبھی سنا یا دیکھا ہے کہ حکم خداوندی اور ارادہ باری کو ٹالنے اور روکنے کی کوشش کسی نے کی ہو اور وہ کامیاب ہوا ہو؟ انہوں نے جواب دیا: سنا نہ دیکھا۔ راہب نے مشورہ دیا تم کو چاہیے اس نبی کی اطاعت کرو اور اس کے کاموں میں شریک بن جاؤ۔ بحیرا راہب اس کے بعد قریشیوں کے پاس آیا اور کہا آپ لوگوں میں ان (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) کا اصل والی کون ہے؟ لوگوں نے ابو طالب کی طرف اشارہ کیا کہ یہ ہیں ان کے والی بحیرا نے جناب ابو طالب کو نزاکت حال سے آگاہ کیا اور ان کو کسی نہ کسی طرح مکہ واپس کر دینے پر راضی کر لیا۔

(الخصائص الکبری ، الجز اول، صفحہ ۱۶۸)

سفر تجارت اور شادی مبارک:

جب نبی رحمت، شفیع امت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک پچیس سال ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا سامان تجارت لے کر بصرہ کی طرف تشریف لے گئے آپ کے ساتھ حضرت خدیجہ کا غلام میسرہ بھی تھا ایک مقام پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک درخت کے

نیچے قیام کیا قریب ہی نسطورا راہب رہتا تھا اس نے دیکھ کر فرمایا۔

اس درخت کے سایہ میں نبی کے سوا کوئی اور نہیں بیٹھتا، حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد کوئی اور اس درخت کے سائے میں نہیں بیٹھا۔

میسرہ نے دیکھا کہ دوپہر کے وقت یا گرمی کی شدت میں دو فرشتے آپ پر سایہ کرتے ہیں دوران سفر میسرہ آپ کے حسن اخلاق اور معاملات سے خاصہ متاثر ہوا، اِس سفر تجارت میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو خلاف توقع زیادہ منافع ہوا۔

جب قافلہ سفر تجارت سے مکہ کو واپس ہوا تو دوپہر کا وقت تھا حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اپنے عرفہ میں تشریف فرما ہو کر دیکھا کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام اونٹ پر سوار ہیں اور دو فرشتے آپ پر سایہ کیے ہوئے ہیں۔

میسرہ نے دوران سفر جو مشاہدات کیے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن اخلاق و معاملات سے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو آگاہ کیا، جسے سن کر آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کافی متاثر ہوئیں اور سرکار عالی وقار صلی اللہ علیہ وسلم کو شادی کا پیغام بھیجا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پیغام کو قبول فرمایا اور حضرت خدیجہ سے شادی کر لی۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور دوسرے روسائے شہر اس نکاح میں حاضر ہوئے جناب ابو طالب نے خطبہ نکاح پڑھا۔

Scanned with CamScanner

جس وقت یہ نکاح ہوا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر پچیس سال اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی ۴۰ سال تھی حضرت خدیجہ دیندار، پاکیزہ اور اچھے اخلاق کی مالکہ تھیں اور اہل مکہ میں طاہرہ کے لقب سے مشہور تھیں اور آپ حسن و جمال سے آراستہ اور بہترین حسب ونسب والی عورت تھی۔

(المواهب الدنيه، الجز اول،صفحه ۱۳۲)

وحی کی ابتداء:

تمام صاحبان علم وفضل کے متفقہ قول کے مطابق جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک چالیس سال ہوگئی تو اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نزول وحی کی ابتداء کی، پہلے پہل آپ کو رات میں خواب دیکھائے جانے لگے، حضور علیہ الصلوۃ والسلام جو خواب جس طرح دیکھتے صبح کو سورج کی طرح وہ روشن ہوتا یہ سلسلہ چھ ماہ تک جاری رہا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے خلوت کو محبوب کر دیا گیا اور آپ غار حراء میں تشریف لے جایا کرتے اور وہاں عبادت میں مصروف رہتے، چند دنوں کے بعد گھر تشریف لاتے تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پھر مزید کچھ دنوں کا توشہ تیار کر کے دے دیتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوبارہ پھر غار حراء میں تشریف لے جاتے، یہ سلسلہ کچھ عرصہ تک جاری رہا یہاں تک کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام وحی لے کر نازل ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اعلان نبوت کا حکم ملا، اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بشیر ونذیر اور رحمۃ للعلمین بنا

کر معبوث فرمایا۔

آخری نبی:

حضور رحمۃ للعلمین، خاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالیٰ نے نبوت کا دروازہ بند کر دیا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے معبوث ہونے والے انبیاء و رسول علیہم السلام میں سے آپ آخری نبی ہیں اس پر بہت سی قرآنی آیات اور احادیث نبویہ شاہد ہیں یقیناً آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلسلہ نبوت بند ہو چکا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت قیامت تک کے لیے آنے والے انسانوں، جنوں، ملائکہ، حیوانات و جمادات کے لیے ہے مگر کچھ بدبخت انسان ایسے بھی ہوئے ہیں جنہوں نے جھوٹی نبوت کا دعوی کیا، احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ جھوٹے مدعیان نبوت ہوں گئے جن کی تعداد ۳۰ ہوگی ان میں سے بعض ہو چکے اور بعض ابھی ہوں گئے یہ سب کے سب کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں ان میں سے ایک بدبخت مرزا قادیانی ہے جسے متفق طور پر ساری دنیا کے علماء اسلام نے کافر قرار دیا ہے یہ اور اس کے پیروکار سب کے سب کافر ہیں ان کا اسلام اور مسلمانوں کے ساتھ کوئی تعلق نہیں، لہذا مسلمانوں پر لازم ہے کہ ان سے دور رہیں اور ان کی کسی بھی طرح کی گفتگو سن کر ان سے متاثر نہ ہوں۔

Scanned with CamScanner

سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے:

حضور نبی مکرم، نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت اسلام پر سب سے پہلے مردوں میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا، بچوں میں حضرت علی المرتضیٰ کو یہ دولت ملی، عورتوں میں سے یہ شرف حضرت سیدنا خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کو ملا، آزاد کردہ غلاموں میں سے اولیت حضرت زید بن حارث رضی اللہ عنہ کو نصیب ہوئی اور غلاموں میں سے یہ اعزاز حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو ملا، اس کے بعد حضرت عثمان غنی، حضرت سعد، حضرت طلحہ، حضرت ابن عوف رضی اللہ عنھم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے صاحبزادے مشرف با اسلام ہوئے ان کے علاوہ اور بھی بہت سے افراد اسلام لائے جن کے اسلام لانے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا بڑا دخل تھا۔

دعوت اسلام اور کفار کی ایذا رسانیاں:

حضور نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم نے شروع شروع میں لوگوں کو خفیہ دعوت اسلام دی، با اعتماد لوگوں سے ملتے اور انہیں اسلام سے آگاہ کرتے پھر کچھ عرصہ بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلانیہ لوگوں کو اللہ وحدہ لاشریک کی طرف بلانا شروع کیا مختلف قبائل کے پاس تشریف لے جاتے اور انہیں اسلام قبول کرنے کی دعوت دیتے، فرداً فرداً لوگوں سے ملتے، کفار کے مذہبی

تہواروں اور میلوں میں تشریف لے جا کر ان تک اللہ رب العزت کا پیغام پہنچاتے، جو لوگ باہر سے حج کے دنوں میں حج کی غرض سے مکہ شریف حاضر ہوتے، انہیں اسلام سے آگاہ کرتے اور ایک اللہ کی عبادت کرنے کی دعوت دیتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شب وروز کوششوں کے نتیجہ میں اہل مکہ اور باہر کے بہت سے لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہوگئے، اسلام کی اس پھیلتی ہوئی روشنی کو کفار برداشت نہ کرسکے اور انہوں نے مسلمانوں کو طرح طرح کی تکلیفیں پہچانی شروع کردیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کو کفار کی طرف سے بہت سے ظلم وستم اور تکالیف کا سامنا کرنا پڑا۔

ہجرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت سے اصحاب کفار کی ایذا رسانیوں کی وجہ سے مکہ مکرمہ سے دیگر علاقوں کی طرف ہجرت کر چکے تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی مکہ سے مدینہ منورہ ہجرت کرنے کا حکم ملا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے جس رات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کا سفر اختیار کیا اس رات کفار مکہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کرنے کا پروگرام بنایا اور انہوں نے آپ کے مکان شریف کو گھیرے میں لے لیا مگر اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہاں سے بحفاظت نکالا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا غار ثور میں تین دن قیام رہا، اس کے بعد پھر مدینہ منورہ کی

Scanned with CamScanner

طرف روانہ ہو گئے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے غار ثور کی طرف روانہ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت ابوبکر صدیق کے علاوہ عامر بن فہیرہ اور رہبر بھی تھے۔

جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ام معبد کے پاس سے ہوا تو اس سے گوشت اور دودھ طلب کیا تا کہ خرید سکیں کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کا توشہ ختم ہو چکا تھا، ام معبد کے ہاں سے کوئی شے نہ پائی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مکان کے ایک طرف بہت زیادہ لاغر بکری دیکھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام معبد سے پوچھا کیا اس بکری میں دودھ ہے ام معبد نے کہا یہ بکری بیمار ہے یہ ایسی ضعیف ہے کہ دودھ نہیں دے سکتی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ام معبد سے فرمایا: کیا تم مجھے اجازت دیتی ہو کہ میں اس بکری کا دودھ دولوں، ام معبد نے کہا ہاں میں آپ کو اجازت دیتی ہوں میرے ماں باپ آپ پر فداء ہوں اگر آپ اس بکری میں دودھ دیکھتے ہیں تو دوھ لیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری طلب فرما کر اس کی ٹانگوں کو اپنی پنڈلیوں اور رانوں کے درمیان رکھا اور اللہ کا نام لے کر اس کے تھنوں کو ملا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک کی برکت سے بکری نے ٹانگیں پھیلا دیں اور اس کے تھنوں سے دودھ نکل آیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسا بڑا برتن طلب فرمایا جو ایک گروہ کو شکم سیر کر دیتا تھا اور سیری کی گرانی کے سبب دودھ پینے والے سو

جاتے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دفعہ دودھ قوی طور پر دوہا اور تمام افراد کو پلایا پھر وہ بکری ام معبد کے ہاں چھوڑ کر آ گئے تشریف لے گئے۔

ام معبد فرماتی ہیں جس بکری کے تھنوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوا تھا وہ ہمارے پاس باقی رہی یہاں تک کہ زمان الرماد (قحط سالی کا سخت زمانہ جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں آیا) میں ہم اس کا دودھ صبح وشام دوہا کرتے تھے اور ہماری زمین میں دودھ بالکل نہیں تھا۔

ام معبد کی زبانی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف:

حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے

وہاں سے تشریف لے جانے کے بعد ام معبد کا شوہر ابومعبد آیا اور دودھ کو دیکھ کر حیران ہوا اور ام معبد سے پوچھا تیرے پاس یہ دودھ کہاں سے آیا بکریاں تو چراگاہ سے دور ہیں، ان میں کوئی حاملہ نہیں اور نہ کوئی بکری گھر میں دودھ دینے والی موجود ہے۔؟

ام معبد نے کہا ہمارے پاس ایک مبارک مرد آیا اس کا احوال ایسا اور ایسا تھا

ابومعبد نے کہا اس مرد کا وصف بیان کرو۔

ام معبد نے ارشاد فرمایا: رایت رجلا

ظاہر میں حسین، نمکین چہرہ، خلقت میں حسین، ایسے بڑے پیٹ والا نہیں جس کی وجہ سے اسے عیب لگایا جائے، اس کا سر چھوٹا نہیں جو اسے عیب لگا دے، وہ حسین

Scanned with CamScanner

ہے،اس کی دونوں آنکھوں میں سیاہی ہے یعنی آنکھ کی پتلیاں سیاہ ہیں اور اس کی آنکھوں کی پلکوں میں درازی ہے اور کثرت سے پلک ہیں اور ابرو کے بال کثرت سے ہیں،اس کی آواز میں تیزی نہیں ہے اس کی آنکھوں کی سفیدی اور آنکھوں کی سیاہی شدت سے ہے،اس کی آنکھوں کی پلکیں سیاہ ہیں اس کے ابرو بریک اور دراز ہیں نیز ابرو پیوستہ ہیں،اس کے بال نہایت سیاہ ہیں اس کی گردن میں ارتفاع اور طول ہے،اس کی داڑھی میں بال کثرت سے ہیں اور داڑھی طویل نہیں ہے جس وقت وہ خاموش ہوتا ہے تو اس پر وقار ہوتا ہے جس وقت وہ کلام کرتا ہے تو اپنے ساتھیوں سے مرتفع اور بلندر ہتا ہے اس کی باتیں وہ جواہر ہیں جو آپس میں انتظام پائے ہوئے ہیں اور مسلسل اتر رہے ہیں،شیریں گفتار ہے،اس کا کلام حق اور باطل کے درمیان فاصل ہے نہ قلیل الکلام ہے اور نہ زیادہ گو کہ جس سے مخاطب بے لطف ہو،دور سے وہ اجہر الناس اور اجمل الناس ہے اور قریب سے زیادہ شیریں اور احسن الناس ہے وہ میانہ قد ہے قد کا طول اسے عیب نہیں لگا تا،اس میں کوتاہ قد کا عیب نہیں ہے کہ جس سے دیکھنے والے کی آنکھ تجاوز کر کے دوسرے کو دیکھے،اس کا قد ایسا نازک ہے کہ دو شاخوں کے درمیان ایک شاخ ہے وہ شاخ تین شاخوں میں سے منظر میں تر و تازہ ہے اور آدمیوں میں سے قد میں احسن ہے اس کے ایسے رفیق ہیں کہ چار طرف سے اس کو گھیرے رہتے ہیں،جس وقت وہ بات کرتا ہے اس کی بات فوراً سنتے ہیں اور جس وقت وہ

اپنے ساتھیوں کو کوئی حکم دیتا ہے تو وہ اس کے حکم کی طرف سبقت کرتے ہیں اور دوڑتے ہیں (یعنی فوراً حکم بجالاتے ہیں)اس کے پاس لوگ جمع رہتے ہیں وہ کسی کے ساتھ منہ نہیں بناتا،وہ کسی کو ملامت نہیں کرتا۔

ابومعبد نے جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ صفات سنیں تو کہا واللہ یہ شخص قریش کا صاحب ہے اگر میں اس شخص کو پاتا تو ضرور اس کی اتباع کرتا۔

مدینہ منورہ میں داخلہ:

حضور تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم بارہ ربیع الاول بروز پیر مدینہ منورہ میں داخل ہوئے مدینہ منورہ کے رہنے والوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا آپ کی شایان شان استقبال کیا،مدینہ منورہ کے لوگوں کی مبارک تمنائیں پوری ہوئیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور کی زیارت کر کے قلبی سرور حاصل کرتے اور جوق در جوق اسلام میں داخل ہوئے۔

(المواهب الدنيه ، الجز اول، صفحه۲۰۶)

الحمدللہ 24 شعبان المعظم 1434 ہجری کو یہ رسالہ مکمل ہوا۔

ابوالابدال محمد رضوان طاہر فریدی

Scanned with CamScanner

مولد الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

ابوالابدال محمد رضوان طاہر فریدی کی

تصانیف وتالیفات

امام احمد رضا خان، میری نظر میں

گناہوں سے توبہ اور اس کی شرائط

احیاءِ مخطوطات، وقت کا تقاضہ

فیس بک کا استعمال، مقاصد اور احتیاطیں

اسلام میں علماء کا مقام

القول العالیه فی ذکر المعاویه

ملت اسلامیہ اور اقوام متحدہ

فضائل آفات

مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مولد الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

لاحاصل (شعری مجموعہ)

مقالات ومضامین

Scanned with CamScanner